مذمتِ دُنیا
فضیلتِ فقر و زُہد

مُرتّب
احمد سعید نقشبندی بھوروی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
لاہور - کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَۃٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ

مشکوٰۃ شریف

مذمتِ دُنیا

فضیلت فقر و زُہد

مُرتّب

احمد سعید نقشبندی بھوروی

مہتمم دار العلوم غوثیہ کمالویہ فتحیہ سرداری والہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	مذمت دنیا فضیلت فقر وزہد
مرتب	احمد سعید نقشبندی بھوروی
تاریخ اشاعت	مارچ 2006ء
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور
تعداد	ایک ہزار
کمپیوٹر کوڈ	1Z50
قیمت	RS 50. .00

85114

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-2212011-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

e-mail:- sales@zia-ul-quran.com

zquran@brain.net.pk

Visit our website:- www.zia-ul-quran.com

Marfat.com

فہرست مضامین

خطبہ وآیت	11
تفسیر آیت	11
مال ودولت کی کثرت پر فخر کرنا غفلت کا سبب ہے	13
دنیا کی زندگی کی ایک اور مثال	18
اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے مغفرت کی تمنا شیطانی دھوکہ ہے	19
جاہل مریدوں کو تنبیہ	20
زیادہ مال والے کم نیکی والے ہوتے ہیں	20
دنیا کے غلام کے لئے ہلاکت	22
مال اور فرزند تو صرف دنیاوی زندگی کی زیب وزینت ہیں	22
حضرت مسلم بن احمد درویش کی خلیفہ ہارون الرشید کو نصیحت	23
اللہ تعالیٰ کافروں کو ڈھیل دیتا ہے	24
کافر کو اس کی نیکی کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے	24
تمہاری بعض بیویاں اور بعض اولاد تمہاری دشمن ہے	26
تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لئے آزمائش ہیں	27
زینت دنیا سے فریب کھانے کی ممانعت	27
جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے	28
دنیا میں کیسے رہنا چاہئے	29
مذمت دنیا میں چند احادیث	29
دنیا کی ایک مثال	30

Marfat.com

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انصار سے خطاب 31
یہ دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو 31
مذمت دنیا میں ایک حدیث قدسی 32
دنیا کیا ہے؟ 32
حقارتِ دنیا 33
راغب دنیا دل کا اندھا ہے 34
دنیا کی محبت سب سے بڑا گناہ ہے 34
عیسیٰ علیہ السلام اور دنیا 35
بے گور و کفن نعشیں 36
ذلت دنیا 37
دنیا مومن کے لئے جیل اور کافر کے لئے جنت ہے 37
دنیا کی بدصورتی 37
دنیا طالب بھی ہے اور مطلوب بھی 38
دنیا کی محبت کا ثمرہ 38
فقر و غنا کی حقیقت 38
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں دنیا کی اہمیت 39
حضرت سلیمان علیہ السلام کے نزدیک دنیا کی حیثیت 39
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ناصحانہ ارشاد 40
حضرت ابوبکر صدیق اور دنیا 40
امیر المومنین حضرت عمر کا طرز زندگی 41
دنیا سے بے رغبتی میں عافیت اور کنجوسی و لالچ میں بربادی 41
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے عاشقوں کے لئے دعا 42

Marfat.com

لالچ ونفسانی خواہشات اور شرم وحیا	42
دنیا کی بدبو	43
دنیا ایک خواب	44
آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم نازنین پر چٹائی کے نشانات	44
دنیا اور آخرت دوسوکنیں ہیں	45
دنیا کس چیز کا نام ہے	45
حیوٰۃ فی الدنیا اور حیوٰۃ الدنیا کا لطیف فرق	46
کامیاب مسلمان	47
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی آل کے لئے دعا	47
حضور علیہ السلام کے نزدیک قابل رشک دوست	47
اس امت کے لئے مال فتنہ ہے	48
دونعمتیں ایسی ہیں جن میں بہت لوگ گھاٹے میں ہیں	48
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا خطبہ	49
حضرت ابوالدرداء کا مسلمانوں سے خطاب	50
دنیا سے دل افسردہ ہونا ایمان کی علامت ہے	52
دنیا دین کو اس طرح کھاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو	52
دنیا شیطان کی دکان ہے	52
دنیا میٹھی اور سرسبز ہے	53
میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں ایک وفادار دو بے وفا	54
دنیا سے محبت رکھنے والے کو آخرت نفع نہیں دیتی	55
دنیا کے محبّ پر شیطان غالب ہوتا ہے	55
مال وجاہ کی محبت انسان کے دین میں تباہی مچاتی ہے	55

Marfat.com

مال و دولت بغض و عداوت کا سبب ہیں	56
حضرت عمر بن عبد العزیز کا خطبہ	56
دنیا کے متعلق بزرگان دین کے اقوال	57
دنیا کے متعلق حضرت خواجہ حسن بصری کے ارشادات	60
حضرت امام شافعی کی اپنے بھائی کو نصیحتیں	62
فقر کا معنی	62
فضائل فقراء و مساکین	63
فقراء مالداروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے	63
فقراء سے محبت کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے	64
فقراء بروز قیامت اپنے خدمتگاروں کو جنت میں لے جائیں گے	65
فقیر کو پانچ عزتیں حاصل ہیں	66
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے محبوبوں کی طرف فقر دوڑ کر آتا ہے	67
تذکرہ زہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	68
حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عالم غربت	76
اصحاب صفہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت فقر	77

Marfat.com

انتساب

بندۂ ناچیز اپنی اس حقیر سی کاوش کو، ایک گوہر بار، برگزیدہ اور سراپا اخلاص شخصیت آفتاب شریعت، ماہتاب طریقت فنافی الرسول سیدی و مرشدی قبلتی و کعبتی گرامی قدر فقیر خواجہ محمد صدیق صاحب دامت برکاتہم القدسیہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھور شریف کے اسم گرامی سے منسوب کرتے ہوئے اپنے حق میں سرمایہ صد افتخار تصور کرتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف
سگ آستانہ عالیہ بھور شریف

احمد سعید نقشبندی بھوروی

Marfat.com

Marfat.com

تقریظ

پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ مفتی میاں خیر محمد صاحب دامت برکاتہم
زیب آستانہ عالیہ بھور شریف، تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی

حضرت مولانا احمد سعید صاحب نقشبندی مدظلہ صدر مدرس دار العلوم غوثیہ کمالویہ فتحیہ موضع سرداری والہ (ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان) نے رسالہ مذمت دنیا اور فضیلت فقر و زہد پر تحریر فرمایا۔ موجودہ دور میں اس کی بڑی ضرورت تھی آج کل لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف بہت زیادہ ہوگئی ہے صبر و شکر زہد و توکل کا راستہ لوگوں نے چھوڑ دیا ہے۔ صوفیائے کرام بزرگان دین رحمہم اللہ علیہم نے ہمیشہ زہد و توکل قناعت تسلیم و رضا کا طریقہ اختیار کرنے کا درس دیا ہے۔

حقیقت میں انسان کی قدر و قیمت اوصاف سے ہے مال و دولت سے نہیں۔ آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ بطفیل مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مولانا صاحب کے علم و عمل میں مزید ترقی عطا فرمائے ان کی اس کاوش و محنت کو قبول فرمائے اور جو کچھ اس رسالہ میں تحریر ہوا اس سے ہم سب مستفید ہوں۔ (آمین)

صاحبزادہ خیر محمد
دربار بھور شریف (ضلع میانوالی)
۲۶ جمادی الثانی ،۱۴۲۶ھ

Marfat.com

تقریظ

استاذ العلماء رئیس المدرسین استاذی المکرم حضرت علامہ مولانا مفتی حسین علی صاحب
مفتی وصدر مدرس جامعہ اکبریہ میانوالی

میں نے اس مسودہ کو از اول تا آخر بنظر عمیق دیکھا۔ الحمدللہ خوب پایا عوام وخواص علماء وطلباء سب کے لئے یکساں مفید ہوگا۔

فاضل العلامہ استاد احمد سعید نقشبندی مدظلہ العالی مادام الایام واللیالی قابل صد تحسین ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو استقامت علی الشرع عطا فرمائے۔ آمین

فقط
العبد الضعیف حسین علی
خادم جامعہ اکبریہ میانوالی
25/6/2005 تبیل العصر

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡاَنۡبِیَاءِ وَالۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاهِرِیۡنَ وَاَصۡحَابِہِ الۡهَادِیۡنَ الۡمَهۡدِیِّیۡنَ وَاَوۡلِیَاءِ مِلَّتِہِ الۡکَامِلِیۡنَ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِہِ الۡعَامِلِیۡنَ وَ عَلٰی سَائِرِ الۡمُسۡلِمَاتِ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا لَعِبٌ وَّ لَهۡوٌ وَّ زِیۡنَۃٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَیۡنَکُمۡ وَ تَکَاثُرٌ فِی الۡاَمۡوَالِ وَ الۡاَوۡلَادِ ؕ کَمَثَلِ غَیۡثٍ اَعۡجَبَ الۡکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَهِیۡجُ فَتَرٰىہُ مُصۡفَرًّا ثُمَّ یَکُوۡنُ حُطٰمًا ؕ وَ فِی الۡاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیۡدٌ ۙ وَّ مَغۡفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضۡوَانٌ ؕ وَ مَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الۡغُرُوۡرِ ﴿۲۰﴾ (الحدید)

’’خوب جان لو! کہ دنیوی زندگی محض کھیل تماشا اور (سامان) آرائش ہے اور آپس میں (حسب ونسب) پر اترانا اور ایک دوسرے سے زیادہ مال اور اولاد حاصل کرنا ہے اس کی مثال یوں سمجھو جیسے بادل برسے اور نہال کر دے کسانوں کو اس کی (شاداب وسرسبز) کھیتی پھر وہ (یکا یک) سوکھنے لگے تو تو اسے دیکھے اس کا رنگ زرد پڑ گیا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جائے اور (دنیا پرستوں) کے لیے آخرت میں سخت عذاب ہوگا اور خدا پرستوں کے لیے اللہ کی بخشش اور (اس کی) خوشنودی ہوگی اور نہیں ہے دنیاوی زندگی مگر نرا دھوکہ‘‘۔

تفسیر

لوگ دنیوی زندگی پر اس قدر فریفتہ ہیں کہ انہیں اپنی عاقبت سنوارنے کی فرصت ہی نہیں ملتی وہ اس کے لیے بڑی سے بڑی تکلیف بخوشی برداشت کرتے ہیں۔ اس کے لیے

Marfat.com

قانون شکنی، ملت فروشی، وطن سے غداری کے ارتکاب سے بھی باز نہیں آتے۔ اس آیت میں ان کی اس کم ظرفی اور کم عقلی پر انہیں متنبہ فرمایا جارہا ہے۔ دنیوی زندگی کے دامن میں جو رنگین کھلونے ہیں ان میں سے ایک ایک کا ذکر کر دیا اور پھر انسان کو جھنجھوڑا اور اس سے دریافت کیا کہ ان کھلونوں میں سے کوئی کھلونا اتنا قیمتی ہے کہ اسے اس کی زندگی کا حاصل قرار دیا جاسکے۔ اگر نہیں تو قرینِ دانشمندی یہ ہے کہ وہ اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرے۔ فرمایا دنیوی زندگی عبارت ہے لہو ولعب سے جو بچوں کا کام ہے۔ اور زینت و آرائش سے جو عورتوں کا شیوہ ہے۔ اور تفاخر و تکاثر سے جس میں احمق و نادان ہی اپنے آپ کو مشغول رکھ سکتا ہے۔

اے بندۂ مومن تیری زندگی بڑی قیمتی ہے۔ اسے بچوں کی طرح لہو ولعب میں برباد مت کر۔ تیری ذات خود بڑی ہی حسین و جمیل ہے۔ تجھے ان عارضی آرائشوں کی کیا ضرورت ہے۔ ع

حاجت مشاطہ نیست روئے دل آرام را

تجھے اپنے آباؤ اجداد پر، اپنے حسب ونسب پر فخر کرنا زیب نہیں دیتا۔ تجھے ہر وقت اپنے اعمالِ حسنہ میں اضافہ کی طرف متوجہ رہنا چاہئے۔ تاکہ تیرے حُسنِ عمل سے تیری ذات ہی نہیں، تیری بستی ہی نہیں، بلکہ تیرا سارا ملک اور بنی نوع انسان اس سے فیض یاب ہوتے رہیں۔ دولت کے انبار اور اولاد کی کثرت انسان کی عزت میں اضافہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کی جناب میں وہی معزز ہوتا ہے جس کا ظاہر و باطن تقویٰ کے نور سے جگمگا رہا ہو۔ اس کے علاوہ یہ ساری چیزیں فانی ہیں۔ ''چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے''۔

انسان کو چاہیے کہ اپنے عمل سے ایسے چراغ روشن کرے جن سے وہ اندھیری رات منور ہو جائے۔ حضور رحمت عالم ﷺ کی ایک بڑی پیاری حدیث ہے۔ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيهِ کہ مسلمان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر غیر ضروری چیز کو نظر انداز کرتا چلا جائے: كَمَثَلِ غَيْثٍ سے دنیوی زندگی کی حقیقت کو ایک مثال کے

Marfat.com

ذریعہ واضح کیا جا رہا ہے۔ بارش برستی ہے تو فصلیں لہلہانے لگتی ہیں ان کی سرسبزی اور شادابی کو دیکھ کر ان کا مالک خوشی سے پھولے نہیں سماتا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس کی تازگی ماند پڑنے لگتی ہے۔ وہ خشک ہونے لگتی ہے۔ پھر اس کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ پھر وہ ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑتی ہے۔ یہی جسم انسان کی دنیاوی زندگی کا ہے۔ جب عہدِ شباب کا آغاز ہوتا ہے تو انسان کا چہرہ دل کش، جسم قوت وتوانائی سے بھرپور، انگ انگ سے زندگی پھوٹ کر باہر نکل رہی ہوتی ہے۔ جب جوانی بڑھاپے کی طرف بڑھتی ہے تو رنگت بدل جاتی ہے۔ چہرے پر جھریاں نمودار ہو جاتی ہیں۔ ہاتھ پاؤں میں خارا شگافی کی قوت باقی نہیں رہتی دل میں شیر افگنی کے ولولے سرد پڑ جاتے ہیں۔ آخر کار ضعف کی وجہ سے بستر پر پہلو بدلنا دشوار ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ موت کا جھونکا اس کے چراغ زیست کو ہمیشہ کے لیے بجھا دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کے سارے ٹھاٹھ باٹھ، عزت واحتشام اور کروفر کا جنازہ اٹھ جاتا ہے۔ اسی طرح دنیاوی زندگی میں اگر وہ رنج والم میں مبتلا رہا تو اس کا خاتمہ بھی ہو جاتا ہے۔

لیکن آخرت کی خوشیاں بھی ابدی ہیں اور رنج وغم بھی ہمیشہ رہنے والا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو دنیوی زندگی کی فانی لذتوں اور عزتوں سے کنارہ کش ہو کر اپنی اُخروی زندگی کو ہمیشہ باقی رہنے والی خوشیوں اور مسرتوں سے مالا مال کر لیتے ہیں اور کتنے بد بخت ہیں وہ لوگ جنہوں نے دنیا کی عارضی خوشیوں کے بدلے اپنے لیے جہنم میں ابدی ٹھکانہ بنا لیا۔ جو لوگ دنیا کی نعمتوں سے اپنی آخرت کو نہیں سنوارتے ان کے لیے دنیا کے ساز وسامان میں دھوکا اور فریب کے سوا کچھ نہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

مال ودولت کی کثرت پر فخر کرنا غفلت کا سبب ہے:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ﴿۲﴾ (تکاثر)

”غافل رکھا تمہیں زیادہ سے زیادہ مال جمع کرنے کی ہوس نے یہاں تک کہ تم قبروں میں جا پہنچے“۔

Marfat.com

تفسیر

علامہ راغب لکھتے ہیں اَللَّھْوُ مَا یَشْغَلُ الْاِنْسَانَ عَمَّا یَعْنِیهِ وَیھمهٗ (مفردات) یعنی جو چیز انسان کو مفید اور اہم امور سے غافل کر دے اسے لہو کہتے ہیں:

التَّکَاثُرُ: اس کے دو معنی ذکر کیے گئے ہیں۔ مال جمع کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا: دوسرا مال و دولت کی کثرت پر فخر کرنا:

جو لوگ زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں ان کو بڑی اہم اور ضروری چیزیں فراموش ہو جاتی ہیں دولت سمیٹنے کی خواہش جنون کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اس وقت انہیں نہ خدا یاد رہتا ہے نہ موت یاد آتی ہے اور نہ قبر کا وہ تاریک گڑھا جس میں انہوں نے ایک نہ ایک دن آ کر فروکش ہونا ہے۔ بس ایک ہی خیال میں مگن رہتے ہیں کہ جیسے بھی بن پڑے زیادہ سے زیادہ دولت جمع کر لی جائے۔ خدا ناراض ہوتا ہے تو ہوتا رہے۔ قوم سے خیانت، اپنے ملک سے غداری، اپنے فرائض کی ادائیگی میں بددیانتی کے جرائم سرزد ہوتے ہیں تو ہوتے رہا کریں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے بدنصیب لوگ خوفِ خدا اور آخرت کو ہی بھول نہیں جاتے، بلکہ وہ پرلے درجے کے خود فراموش بھی ہوتے ہیں۔ اپنی ذات اپنی آبرو، اپنی شہرت سب کچھ داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ اور اکثر یہ بازی ہار جاتے ہیں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے لَوْ اَنَّ لِاِبْنِ اٰدَمَ وَادِیاً مِنْ ذَھَبٍ لَاَحَبَّ اَنْ یَکُوْنَ لَهٗ وَادِیَانِ۔ وَلَنْ یَمْلَاَ فَاهُ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ تَابَ۔ (بخاری شریف) اگر کسی شخص کے پاس سونے سے بھری ہوئی ایک وادی ہو تو اس کی خواہش ہوتی ہے کہ کاش اس کے پاس ایک کے بجائے سونے سے بھری ہوئی دو وادیاں ہوتیں۔ اس کے منہ کو صرف مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے چشم کرم فرماتا ہے۔ دوسری حدیث میں نبی رحمت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قناعت اور سیر چشمی کی یوں تلقین فرمائی ہے۔

مطرف عَنْ اَبِیْهِ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقْرَءُ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ اَلْاٰیَةَ قَالَ یَقُوْلُ اِبْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ ھَلْ لَکَ یَا اِبْنَ اٰدَمَ مِنْ

Marfat.com

مالِکَ اِلَّا مَا اَکَلتَ فَاَفنَیتَ وَاُلبِستَ فَابلَیتَ وَتصَدَّقتَ فَا مُضیتَ وَمَا سِوٰی ذالِکَ فَذَاھِبٌ وَتَارِکٌ لِلنَّاسِ (مسلم شریف) مطرف کے والد کہتے ہیں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت (سورۃ) اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھ رہے تھے۔ فرمایا کہ انسان میرا مال میرا مال کہتا ہے۔ اے فرزند آدم! کیا تمہارا مال کچھ ہے سوائے اس کے جو تم نے کھایا اور فنا کر دیا یا پہنا اور بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کیا اور اس مال کو اپنے لیے آگے بھیج دیا (تاکہ قیامت کے دن کام آئے) اس کے سوا جو کچھ ہے تو اسے لوگوں کے لیے چھوڑ کر چلا جائیگا۔ تکاثر کا دوسرا معنی لیا جائے تو آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ اَلھَاکُمْ اَیُّھَا النَاسُ اَلْمُبَاھَاۃُ بِکَثْرَۃِ الْمَالِ وَالْعَدَ دِعَنْ طَاعَۃِ رَبِّکُمْ وَعَمَّا یُنْجِیْکُمْ مِنْ سخطِہٖ عَلَیْکُمْ۔ یعنی اے لوگو! تم مال و دولت کی بنا پر فخر کرتے ہو۔ اس چیز نے تمہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے غافل کر دیا ہے اور اس چیز سے بے پروا کر دیا ہے جو تمہیں اس کی ناراضگی سے بچا سکتی ہے۔ تم اسی تفاخر میں اتنے مصروف رہتے ہو کہ تمہیں اپنے خالق کی عبادت کی بھی فرصت نہیں ملتی اور نہ تمہارے پاس ایسے کام کرنے کے لیے وقت ہے جن کے باعث اس کے غضب سے اپنے آپ کو بچا سکو۔ تم اسی دھن میں مست رہتے ہو حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یہاں تک کہ حیاتِ مستعار کا سورج ڈوب جاتا ہے۔ موت کا فرشتہ آکر تمہاری روح قبض کر لیتا ہے اور تم ہمیشہ کے لیے قبر کی آغوش میں لٹا دیے جاتے ہو۔

کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ہاں ہاں تم جلد جان لو گے: کَلَّا زجر و توبیخ کے لیے ہے یعنی جو نادانی کا وتیرہ تم نے اختیار کیا ہوا ہے یہ ہرگز درست نہیں۔ اگر تم اس سے باز نہ آئے اور اس بیہودہ شغل سے دستبردار نہ ہوئے اور ذکر الٰہی اور احکام کی بجا آوری کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور اسی غفلت کی حالت میں موت آگئی تو اس وقت تمہیں معلوم ہوگا کہ تم کتنے غلط کار تھے۔ تم کتنے خسارے کے کاروبار میں مصروف رہے، لیکن اس وقت آنکھیں کھل بھی گئیں تو کیا فائدہ؟ جب فرصت کی گھڑیاں تم نے خود برباد کر دیں۔ ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ: پھر ہاں

Marfat.com

ہاں! تمہیں (اپنی کوششوں کا انجام) جلد معلوم ہو جائے گا۔ وعید بعد وعید دوبارہ دھمکی دی جا رہی ہے اور تکرار سے مراد تاکید اور تغلیظ ہے۔ لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ پہلی وعید سے مراد عذاب قبر ہے اور دوسری وعید سے مراد عذاب آخرت ہے۔ دونوں حالتوں کو الگ الگ بیان کیا گیا، تکرار نہیں۔

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ہاں! ہاں! اگر تم (اس انجام کو) یقینی طور سے جانتے (تو ایسا ہرگز نہ کرتے) یہ بھی زجر و توبیخ کے لیے ہے یعنی اگر تم کو اس بات کا یقینی علم ہوتا تو تم فانی لذتوں، ناپائیدار عزتوں اور دولت و ثروت کے لیے اپنے اوقات کا قیمتی خزانہ اس بے دردی سے نہ لٹاتے۔ تمھارا ہر سانس، ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی، ابدی نعمتوں اور لافانی راحتوں کے حصول کے لیے وقف رہتا۔

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ﴿۷﴾ تم دیکھ کر رہو گے دوزخ کو۔ پھر آخرت میں تم دوزخ کو یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔ یعنی قیامت کے دن تم جہنم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گے۔ مومن بھی اسے دیکھیں گے اور کفار بھی، لیکن دونوں کے دیکھنے میں بڑا فرق ہوگا فَهِيَ لِلْكُفَّارِ دَارٌ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ مَمَرٌّ کفار کے لیے یہ گھر ہوگا۔ وہ یہیں ٹھہریں گے اور مومنوں کے لیے محض گذرگاہ۔ کئی بجلی کی سرعت کے ساتھ گذر جائیں گے، کوئی ہوا کی تیزی سے اور کوئی پرندوں کی طرح، اپنے اپنے درجات کے مطابق گذرنے کی رفتار ہوگی۔

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ پھر ضرور پوچھا جائے گا تم سے اس دن جملہ نعمتوں کے بارے میں۔

حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں یہ روایت لکھی ہے۔ اس کے مطالعہ سے آیت کا مفہوم واضح ہو جائے گا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اس وقت تم دونوں اپنے گھروں سے باہر کیسے آئے ہو؟

Marfat.com

دونوں نے عرض کی اَلْجُوْع یَارَسُوْلَ اللّٰہ۔ اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ سخت بھوک لگی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا بخدا میں بھی اسی وجہ سے باہر نکلا ہوں۔ حضور علیہ السلام دونوں کو ہمراہ لے کر ایک انصاری کے گھر تشریف لے گئے (دوسری روایت میں ان کا نام مالک بن التیہان درج ہے) لیکن وہ گھر میں موجود نہیں تھے۔ ان کی بیوی نے جب حضور علیہ السلام کو دیکھا تو بڑی گرمجوشی سے خوش آمدید کہا۔ حضور علیہ السلام نے پوچھا تمھارا شوہر کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا ہمارے لیے میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد انصاری آ گئے۔ جب حضور علیہ السلام کو اور حضور علیہ السلام کے ساتھیوں کو دیکھا تو خوشی کی انتہا نہ رہی کہنے لگے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَااحدالیوم اکرم اضیافاً مِنِّیْ۔ الحمد للہ آج روئے زمین پر کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کے پاس میرے مہمانوں سے زیادہ عزت والے مہمان آئے ہوں۔ یہ کہہ کر وہ اپنے باغ کی طرف چلا گیا اور کھجوروں کا ایک گچھا توڑ کر لے آیا جس میں پختہ، نیم پختہ اور تر کھجوریں تھیں۔ خدمت اقدس میں رکھا اور تناول فرمانے کی التجا کی پھر اسنے چھری پکڑی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اِیَّاکَ وَالْحَلُوْب۔ شیر دار بکری کو ذبح نہ کرنا۔ پس اس نے ایک بکری ذبح کی اور ان معزز مہمانوں نے اس بکری کا گوشت بھی تناول فرمایا اور کھجوریں بھی کھائیں اور ٹھنڈا میٹھا پانی بھی پیا۔ جب سیر ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دونوں یاروں سے فرمایا اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ روز قیامت تم سے آج کی نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ فاقہ نے تم کو اپنے گھروں سے نکالا اور تم ان نعمتوں سے شادکام ہو کر اب واپس جا رہے ہو۔

اس آیت میں تمام انسانوں کو اس بات کی طرف متوجہ کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ان پر جو انعام فرمائے وہ اس کا شکر ادا کرنے کی کوشش کریں اور اس بات کو بھی کبھی فراموش نہ کریں کہ ان کے بارے میں ان سے باز پرس ہوگی۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سرکار رسالت مآب ﷺ

Marfat.com

کی بعثت ہوئی تو میں تاجر تھا۔ بہت چاہا کہ تجارت وعبادت ساتھ ساتھ رہیں لیکن بے سود۔ اس لیے تجارت چھوڑ کر عبادت پر کمر بستہ ہو گیا۔ قسم بخدا مجھے تو یہ بات بھی پسند نہیں کہ مسجد کے دروازہ پر میری دکان ہو، نماز نہ چھوٹے۔ روزانہ چالیس دینار کما کر راہِ خدا میں صدقہ کروں کہا گیا ایسا کیوں ہے؟ فرمایا برے حساب کے خوف سے: (تنبیہ الغافلین)

دنیا کی زندگی کی ایک اور مثال

فرمان باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْكُلُ النَّاسُ وَ الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَ ازَّیَّنَتْ وَ ظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ﴿۲۴﴾ (یونس:24)

''دنیا کی زندگی کی مثال تو بس ایسی ہے جیسے آسمان سے ہم نے (بارش کا) پانی برسایا پھر اس پانی (کی وجہ) سے خوب گنجان ہو کر نکلے زمین کے نباتات جو انسان کی غذا میں کام آتی ہیں (گندم، جو وغیرہ) اور چوپاؤں کے چارہ میں کام آتی ہے (یعنی گھاس پھونس) یہاں تک کہ جب زمین اپنی رونق کے سارے زیور پہن چکی اور خوب شاداب ہوگئی اور زمین کے مالک سمجھے کہ اب فصل ہمارے قابو میں آ گئی ہے (یعنی اس کے پھلوں پر اب ہم قابض ہو چکے ہیں) تو اچانک ہماری طرف سے کوئی حادثہ (فیصلہ یا عذاب) آ پڑا رات کے وقت یا دن کے وقت سو ہم نے اس (کھیت) کو ایسا صاف کر کے رکھ دیا (جیسے درانتیوں سے کاٹ دیا جائے) گویا کہ ایک دن پہلے تک اس کا نام ونشان ہی نہیں تھا۔ اسی طرح ہم دلیلوں کو کھول کھول کر بیان کر دیتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو غور وفکر کرتے ہیں اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے (یعنی جنت کی طرف ایمان کی دعوت

Marfat.com

دیتے ہوئے) اور جسے چاہتا ہے (ہدایت دیتا ہے) یعنی اسے سیدھی راہ (اسلام) پر لگا دیتا ہے"۔ (ترجمہ جلالین شریف)

تفسیر

یہ ان لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دنیا کے شیفتہ ہیں اور آخرت کی انہیں کچھ پرواہ نہیں۔ اس میں بہت دل پذیر طریقہ پر خاطر گزیں کیا گیا ہے کہ دنیوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے۔ اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہو اور وہ کامیابی کے نشہ میں مست ہو اچانک اس کو موت پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ حضرت قتادہ نے کہا کہ دنیا کا طلبگار جب بالکل بے فکر ہوتا ہے اس وقت اس پر عذاب الٰہی آتا ہے اور اس کا تمام سروسامان جس سے اس کی امیدیں وابستہ تھیں غارت ہو جاتا ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان)

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے مغفرت کی تمنا شیطانی دھوکہ ہے

فرمانِ خداوندی ہے:

اِنَّ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا ۖ وَ لَا يَغُرَّنَّكُمۡ بِاللّٰهِ الۡغَرُوۡرُ ﴿۵﴾ (فاطر)

"بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اور نہ دھوکہ دے تمہیں دنیوی زندگی اور نہ فریب میں مبتلا کرے تمہیں اللہ سے وہ بڑا مکار دھوکہ باز"۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت مجاہد کا قول نقل کیا ہے کہ غَرُوۡر سے مراد شیطان ہے۔

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ضیاء القرآن میں اسی آیت کے تحت رقمطراز ہیں۔ کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ غرور کا مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انسان گناہ کرتا رہے اور مغفرت کی تمنا بھی ہو۔

صاحب جلالین نے بھی غرور سے مراد شیطان لیا ہے۔

Marfat.com

جاہل مریدوں کو تنبیہ

جاہل مرید یہ گمان کرتے ہیں کہ جب ہم نے مرشدِ کامل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا تو اب ہمیں نماز، روزے اور نیکیوں کی کیا ضرورت اب ہم پکے جنتی ہیں۔ یہ ایک شیطانی دھوکہ ہے کیونکہ بیعتِ طریقت کا تو مقصد ہی یہی ہے کہ مرید مرشد کامل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ عہد کرے کہ آئندہ میں شریعت مطہرہ کی پابندی کروں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑا مرشد کوئی نہیں اور صحابہ کرام جیسا کوئی مرید نہیں لیکن مرشد اعظم بیعت لیتے وقت اپنے مریدوں کو پابندی شرع کی تاکید کر رہا ہے بلکہ دنیا میں تمام اولیاء کرام اپنے مریدوں سے بیعت لیتے وقت یہ تاکید کرتے ہیں کہ پانچ وقت باجماعت نماز پڑھو اور شرع کے تمام احکام پر پابندی سے عمل کرو فرائض کی ادائیگی کے علاوہ مختلف سلاسل میں مختلف وظائف کی تلقیں بھی کی جاتی ہے۔ بعض جاہلوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ پیری مریدی کا مقصد صرف اور صرف تعویذات لینا ہے۔ قطعاً ایسا نہیں اگرچہ ہمارے مسلک اہلسنّت و جماعت میں تعویذ لکھنا اور پہننا جائز ہے بشرطیکہ تعویذات قرآن وحدیث اور بزرگانِ دین کے طریقہ کے مطابق لکھے جائیں۔

زیادہ مال والے کم نیکی والے ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ (ہود)

’’جو شخص دنیوی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے، تو ہم اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ اس دنیا میں ہی دے دیتے ہیں۔ اور اس (دنیا) میں ان لوگوں کو کچھ بھی کم نہیں دیا جائے گا، یہی لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں صرف آگ ہے۔ اور جو کچھ ان لوگوں نے کیا وہ اکارت جائیگا۔ اور جو کچھ وہ لوگ کر رہے ہیں، وہ سب باطل ہے‘‘۔

Marfat.com

حدیث شریف

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک رات میں باہر نکلا، تو دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنہا کہیں تشریف لے جارہے ہیں، آپکے ہمراہ کوئی آدمی نہیں، میں نے خیال کیا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے ناپسند کرتے ہوں، کہ کوئی آپکے ساتھ چلے، اس لیے میں چاندنی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چلا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مڑے تو مجھے دیکھ لیا فرمایا کون؟ میں نے جواب دیا ابوذر اَللہ مجھے آپ پر فدا کرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر آ وَ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھوڑی دیر تک چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ المکثِرِیْنَ هُمُ المقلون یَوْمَ القیامَةِ اِلَّا مَنْ اَعْطَاهُ اللّٰهُ خَیْرًا فَنفقَ فِیْهِ یَمِیْنَهُ وَشمالَهُ وَبَیْنَ یَدَیه وَوَرائَهُ وَعَمِلَ فِیْهِ خَیْرًا الخ

بے شک زیادہ مال والے قیامت کے دن نیکی کے اعتبار سے مفلس ہوں گے مگر وہ شخص جسے اللہ نے مال دیا، اور اس نے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں اس کو خرچ کیا اور نیک کاموں میں اس مال کو خرچ کیا (تو وہ شخص نیکی کے اعتبار سے بھی مالدار ہوگا)۔

(بخاری شریف حدیث نمبر 1363)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ کی پتھریلی زمین میں چلا جارہا تھا، ہمیں احد پہاڑ نظر آیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا لبیک یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے فرمایا، کہ مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میرے پاس احد پہاڑ جتنا سونا ہو اور تین رات گذرنے کے بعد ایک دینار اس سونے سے میرے پاس رہ جائے سوائے اس کے کہ قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ رہ جائے۔ بلکہ میں اللہ کے بندوں میں اسے اس طرح اور اس طرح خرچ کردوں اپنے دائیں اور بائیں اور پیچھے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

پھر تھوڑی دیر چلے تو فرمایا زیادہ مالدار قیامت کے دن نیکی کے اعتبار سے مفلس ہوں گے، مگر وہ جس نے اس طرح اور اس طرح (دائیں بائیں اور پیچھے اشارہ کرتے ہوئے

Marfat.com

فرمایا) خرچ کیا اور ایسے لوگ کم ہیں۔ (بخاری شریف حدیث نمبر 1364)

دنیا کے غلام کے لیے ہلاکت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان عالیشان ہے۔ تَعِسَ عَبۡدُ الدُّنۡیَا وَتَعِسَ عَبۡدُ الدِّیۡنَارِ وَ الدِّرۡھَمِ و تَعِسَ عَبۡدُ الخَمِیصَۃِ وَالقَطِیۡفَۃِ (ہلاکت ہو دنیا کے غلام کے لیے۔ ہلاکت ہو درہم کے بندہ کے لیے۔ ہلاکت ہو بندہ دینار کے لیے۔ ہلاکت ہو سیاہ لباس والے کے لیے اور ہلاکت ہو مخملی چادر اوڑھنے والے کے لیے۔ (یعنی دنیا دار متکبر المزاج لوگ ہلاک ہوں) (کشف المحجوب)

مال اور فرزند تو صرف دنیاوی زندگی کی زیب وزینت ہیں

اللہ جَلَّ مَجۡدُہُ الکریم نے ارشاد فرمایا

اَلۡمَالُ وَ الۡبَنُوۡنَ زِیۡنَۃُ الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ۚ وَ الۡبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیۡرٌ عِنۡدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّ خَیۡرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ (الکہف)

"مال اور فرزند (تو صرف) دنیوی زندگی کی زیب وزینت ہیں اور (درحقیقت) باقی رہنے والی نیکیاں بہتر ہیں تیرے رب کے ہاں ثواب کے اعتبار سے اور بہتر ہیں جن سے امید وابستہ کی جاتی ہے"۔

تفسیر

مال اولاد کی خواہش کس دل میں نہیں۔ اُن کے ہونے سے کون خوش نہیں ہوتا۔ اگر ان میں سے کوئی چیز نہ ہو تو زندگی کتنی بے مزہ اور بے کیف ہو جاتی ہے۔ یہ ایسی چیزیں ہیں جنہیں سب جانتے ہیں۔ یہاں بتا دیا کہ مال واولاد سے دنیوی زندگی مزین ہوتی ہے اور جب یہ زندگی خود ناپائیدار ہے تو اس کے متعلقات بھی ناپائیدار ہوں گے۔ اس لیے عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اپنی ساری عمر اپنی ساری کدوکاوش ان دنیوی زینتوں کے لیے وقف نہ کر دے۔ ایسا نہ ہو کہ جب یہ فنا ہو جائیں تو تم خالی ہاتھ ملتے رہ جاؤ بلکہ زادِ آخرت کی بھی فکر کرو۔ وَالۡبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ۔ وہ نیک اعمال جو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کیے

85114

Marfat.com

جائیں وہ اس حی و قیوم سے وابستہ ہونے کی وجہ سے بقاء دوام کی صفت سے متصف ہو جاتے ہیں۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ مال اور اولاد دنیا کی کھیتی ہے اور نیک اعمال آخرت کی کھیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کبھی بعض لوگوں کو یہ دونوں چیزیں عطا فرما دیتا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: باقی رہنے والے اعمال کثرت سے کیا کرو۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کیا ہیں؟ فرمایا اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تہلیل، تحمید اور لاحولَ وَلاقُوۃ اِلاَّ بِاللہ ہیں۔

حضرت جابر سے مروی ہے لَا حَوْلَ وَلَاقُوۃ کثرت سے پڑھا کرو اس سے تکلیف کے ننانوے دروازے بند ہوتے ہیں۔ سب سے کم درجہ کی تکلیف جو اس کے پڑھنے سے دور ہوتی ہے وہ ھَمّ یعنی حزن و ملال ہے۔

حضرت نعمان بن بشیر سے مرفوعاً مروی ہے کہ سُبحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ یہی باقیات صالحات ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جتنے نیک اعمال ہیں وہ بھی باقیات صالحات ہیں۔ علامہ قرطبی نے کہا کہ یہی قول صحیح ہے۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

حضرت مسلم بن احمد درویش کی خلیفہ ہارون الرشید کو نصیحت

حضرت مسلم بن احمد درویش رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ ہارون الرشید کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے خلیفہ کے خوبصورت اور کشادہ محل کو دیکھ کر فرمایا کہ اگر تیرے محل کی طرح تیری قبر بھی کشادہ اور روشن ہو تو کیا ہی خوب ہو خلیفہ خوفزدہ ہو گیا اور عرض کیا اے مسلم! مجھے کوئی نصیحت کیجئے جس سے میری عاقبت سنور جائے اور دنیا میں میرے کام آئے۔ انہوں نے فرمایا اے خلیفہ! اگر تجھے پانی نہ ملے اور تو پیاس سے مر رہا ہو تو ایسی صورت میں اگر کوئی تیرے پاس پانی کا پیالہ لے کر آئے تو تو اسے کتنی قیمت میں خریدے گا خلیفہ نے کہا آدھی سلطنت سے پھر پوچھا کہ اگر پانی پی کر تیرا پیشاب بند ہو جائے یہاں

Marfat.com

تک کہ اس مرض سے موت کی کیفیت طاری ہو جائے تو اس مرض کے لیے کیا خرچ کرے گا؟ خلیفہ نے کہا باقی آدھی سلطنت تو حضرت مسلم نے فرمایا کہ اے خلیفہ! ایسی دنیا کی کیا حقیقت ہے جو ایک پیالہ پانی اور پیشاب کے جاری ہونے کے بدلے میں جاتی رہے۔

اس لیے ایسی بے قدر و قیمت دنیا سے محبت ترک کر کے اپنے خالق حقیقی سے لو لگاؤ۔

اللہ تعالیٰ کافروں کو ڈھیل دیتا ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے

وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ﴿١٥﴾ (البقرہ)

اللہ تعالیٰ کی ڈھیل سے وہ کافر اور زیادہ گمراہ ہو کر جنت سماوی کی نعمتوں سے ہمیشہ کے لیے محروم ہو جاتے ہیں۔

حکایت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مومن اور کافر کو دریا کے کنارے مچھلیاں پکڑتے دیکھا مومن جو اللہ تعالیٰ کا نام لیکر جال لگاتا تھا کچھ نہ پاتا تھا لیکن کافر جو اپنے بتوں کے نام پر جال ڈالتا تھا مچھلیاں پکڑنے میں کامیاب تھا اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت متعجب ہوئے اور عرض کیا یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہے اللہ تعالیٰ کا حکم آنے پر موسیٰ علیہ السلام نے جب جنت میں نگاہ دوڑائی تو ایک سونے کا حوض دیکھا جس پر اس مومن کا نام کندہ تھا اور اس حوض میں بے شمار مچھیاں تھیں پھر آپ نے بحکم الٰہی دوزخ کی طرف نگاہ اٹھائی تو اس کافر کا نام ایک آگ کے مکان پر لکھا ہوا تھا اور اس میں سانپ اور بچھو اتنی تعداد میں تھے کہ اللہ عزوجل کو ان کی گنتی معلوم ہو سکتی ہے۔ (نزہۃ المجالس)

کافر کو اس کی نیکی کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیا جاتا ہے

دنیا میں کافر اس لیے بھی آسودہ حال رہتا ہے کہ یا اس کی نیکیوں کا بدلہ اسے دنیا ہی میں مال و دولت کی صورت میں یا اس کی خواہش کی تکمیل کی صورت میں دے دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت ابو اللیث سمر قندی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ چوتھے آسمان پر دو فرشتوں کی آپس میں ملاقات ہوئی ایک فرشتے نے دوسرے سے پوچھا کہاں جارہے ہو کہنے لگا فلاں شہر میں ایک قریب المرگ یہودی نے مچھلی کے گوشت کی خواہش کی ہے لیکن اس کے علاقہ کے دریاؤں میں مچھلیاں نہیں ہیں مجھے حکم ملا ہے کہ مچھلیاں چلا کر اس کے دریا میں لے جاؤں تاکہ اس یہودی کے آدمی ان کو پکڑ کر اس کی خواہش کی تکمیل کرسکیں کیونکہ اس کی ایک نیکی باقی ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ اس کی موت سے پہلے دنیا میں دینا چاہتا ہے۔ دوسرے فرشتے نے کہا کہ مجھے بھی ایک حکم ملا ہے فلاں شہر میں ایک نیک شخص ہے جس کی ہر برائی کی سزا اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں دے دی ہے اب اس کی وفات کا وقت قریب ہے اور اس نے زیتون کی خواہش ظاہر کی ہے لیکن اس کا ایک گناہ ابھی باقی ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں زیتون برتن سے گرادوں تاکہ اس کی خواہش کی تکمیل نہ ہونے سے جو اسے رنج ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کا گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو تو اس کے ذمے کوئی گناہ نہ ہو۔ (نزہۃ المجالس)

فائدہ

مومن کی دنیاوی تکالیف اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں حتیٰ کہ بیماریاں، فکریں، رزق کی تنگی سب کفارات ہیں وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً یُّجْزَ بِہٖ کا یہی مطلب ہے۔
(مراۃ شرح مشکوٰۃ)

حضرت فقیہ ابو اللیث سمر قندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! تو نے اپنے منکر بندے کا رزق وسیع کردیا۔ دنیا زیادہ دی اور مصیبت کو دور کردیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذرا اس کے عذاب پر بھی نگاہ ڈالو جب وہ اسے دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! اسے مالِ دنیا نے کوئی نفع نہ دیا۔ پھر عرض کرتے ہیں اے ہمارے پروردگار! تو مومن سے دنیا دور رکھتا ہے اور مصیبت پیش پیش اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کے ثواب کو بھی ذرا دیکھ لو وہ اسے دیکھ کر کہتے ہیں الٰہی اسے دنیا کے (قلیل مال)

Marfat.com

نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ (تنبیہ الغافلین)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فقر دنیا میں تنگی لیکن آخرت میں سکون کا باعث ہے جبکہ مالداری دنیا میں خوشحالی لیکن آخرت میں مشقت کا باعث ہوگی۔ (تنبیہ الغافلین)

تمہاری بعض بیویاں اور بعض اولاد تمہاری دشمن ہے

ارشاد خداوندی ہے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَ اِنْ تَعْفُوْا وَ تَصْفَحُوْا وَ تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴﴾

''اے ایمان والو! تمہاری کچھ بیویاں اور تمہارے بچے تمہارے دشمن ہیں۔ پس ہوشیار رہو ان سے اور اگر تم عفو و درگذر سے کام لو اور بخش دو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے''۔ (تغابن)

تفسیر

راہِ حق کے مسافر کے لیے وہ لمحے بڑے خطرناک ہوتے ہیں جب اس کی محبوب بیوی یا پیاری اولاد سنگ راہ بن کر سامنے آتی ہے۔ جب ایمان کے تقاضوں اور ان کے مطالبات میں تصادم شروع ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے نازک لمحوں میں اپنے بندے کی راہنمائی فرماتا ہے۔ انہیں یہ بتاتا ہے کہ بے شک تیری بیوی تیری ارضی جنت کی حور ہے، اگرچہ تیری اولاد تیری آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے لیکن اگر یہ تجھے راہِ راست سے بہکانے کی کوشش کرتے ہیں تو خبردار! یہ تیرے دشمن ہیں تیری عاقبت کو برباد کرنا چاہتے ہیں۔ تجھے اپنے مالک کی بغاوت پر اکساتے ہیں۔ ان کی ان چالوں سے ہوشیار رہنا ایسا نہ ہو کہ ان کی ناز برداریاں کرتے ہوئے اپنی متاع ایمان لٹا بیٹھو۔ یہ خسارہ ناقابل برداشت ہوگا۔ ان کی کھلی عداوت کے باوجود ان کے ساتھ حسن سلوک اور عفو و درگزر کا سبق دیا جارہا ہے۔ یہ وسیع القلبی اور تسامح اسلام کے بغیر آپ کو کسی اور دین میں نہیں ملے گی۔

(تفسیر ضیاء القرآن)

Marfat.com

تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہارے لیے آزمائش ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۵﴾ (تغابن)

"بے شک تمہارے مال اور تمہاری اولاد بڑی آزمائش ہیں اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اجر عظیم ہے"۔

تفسیر

مال اور اولاد اس اعتبار سے بھی آزمائش ہیں کہ اللہ تعالیٰ جب یہ نعمتیں عنایت فرماتا ہے تو وہ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ ان کو صحیح طور پر استعمال کرتا ہے یا نہیں۔ جب اولاد بخشتا ہے تو وہ یہ دیکھتا ہے کہ ماں باپ اپنی اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت میں اپنی ذمہ داری کس حد تک پوری کرتے ہیں۔ ان کو انسانیت کی اعلیٰ قدروں سے متصف کرنے کی کہاں تک کوشش کرتے ہیں۔ اسے ایسا فرد بنانے میں ان کا کتنا حصہ ہے جو اپنے علم، اپنے عمل اور اپنی سیرت کے باعث اپنی قوم اور ملک کو چار چاند لگا دے۔ جو والدین اپنی اولاد کی صحیح تربیت نہیں کرتے، انہیں علم کے جوہر سے مزین نہیں کرتے ان کے کردار کو اعلیٰ سانچوں میں ڈھالنے کی کوشش نہیں کرتے وہ اس آزمائش میں ناکام ہو جاتے ہیں۔ اس امتحان میں صرف وہی ماں باپ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنی اولاد کو مومن کی صفاتِ جمیلہ کا پیکر جمیل بنا دیتے ہیں۔

اگر تم اپنے اموال اور اپنی اولاد کے سلسلہ میں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے انجام دو گے تو بارگاہِ الٰہی سے تم پر مزید فضل و احسان کی بارش کی جائے گی اور تمہاری اس عملی شکر گذاری کو مزید انعامات سے نوازا جائے گا۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

زینتِ دنیا سے فریب کھانے کی ممانعت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر پر رونق افروز تھے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گرد بیٹھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مجھے اپنے

Marfat.com

بعد تم پر جس چیز کا خطرہ اور خدشہ ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر دنیا کی زینت اور تر و تازگی کے دروازے کھول دے گا! ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا خیر کے سبب سے شر بھی آ سکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے جواب میں خاموش رہے، لوگوں نے اس شخص سے کہا کیا سبب ہے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کر رہے ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب نہیں دے رہے؟ حضرت ابوسعید کہتے ہیں کہ پھر ہم نے دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی ہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معمول پر آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پسینہ صاف کیا پھر فرمایا: وہ سائل کہاں ہے؟ گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تحسین کی پھر فرمایا خیر کے سبب سے شر نہیں آتا فصل بہار جو سبزہ اگاتی ہے تو وہ سبزہ جانوروں کو مار دیتا ہے یا قریب المرگ کر دیتا ہے سوا اُن جانوروں کے جو سبزہ کھاتے ہیں حتیٰ کہ ان کی کوکھیں بھر جاتی ہیں پھر وہ دھوپ میں لیٹ کر لید اور پیشاب کرتے ہیں اس کے بعد پھر چرنا چروع کر دیتے ہیں۔ یہ مالِ دنیا سر سبز اور میٹھا ہے اور مسلمان کا اچھا ساتھی ہے۔ اس مال کا جو حصہ مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا: اور جو اس مال کو ناحق لیتا ہے وہ اس جانور کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا: اور یہ مال اس کے خلاف قیامت کے دن گواہی دے گا۔ (مسلم شریف حدیث نمبر ۲۳۱۹) اس حدیث شریف کی تشریح کرتے ہوئے شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی صاحب دامت برکاتہم العالیہ شرح صحیح مسلم مین لکھتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مالِ دنیا کی وجہ سے مسلمانوں کے فتنہ میں پڑ جانے کا خدشہ ظاہر کیا تو ایک صحابی نے دریافت کیا کہ جہاد میں مالِ غنیمت کی وجہ سے جو مال حاصل ہوتا ہے وہ تو خیر ہے تو کیا اس خیر پر شر مترتب ہو سکتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا اگر اس مال کو میانہ روی سے خرچ کیا جائے تو خیر ہے۔ لیکن اگر اس مال کو بے تحاشا خرچ کیا جائے تو شر ہے۔ جس طرح موسم بہار کے سبزے کو بے تحاشا کھا لیا جائے، ہاں جو جانور سبزہ کھائیں اور لید کریں یعنی ضرورت کے مطابق مال لیں اور خرچ کریں۔ (شرح صحیح مسلم)

جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے:

Marfat.com

عَنْ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النبیَّ صلی اللّٰهُ عَلیهِ وسلمْ یقول: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّةِ خَیرٌ مِنَ الدُنْیَا وَمَا فِیهَا وَلَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْرَوْحَةٌ خَیرُ مِنَ الدنیا وَمَا فِیهَا۔ (بخاری شریف حدیث نمبر ۱۳۳۷)

"حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جنت میں ایک کوڑے کی جگہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔ اور اللہ کی راہ میں صبح یا شام کرنا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہے"۔

دنیا میں کیسے رہنا چاہئے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بن عُمَر رَضی اللّٰهُ عنهما قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْکِبِی فَقَالَ کُنْ فِی الدنیَا کَاَنکَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ۔ وَکَانَ اِبْنُ عُمَرَ یَقُوْلُ: اِذَا اَمْسَیْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِکَ لِمَرضِکَ وَمِنْ حَیَاتِکَ لِمَوْتِکَ۔ (بخاری شریف حدیث نمبر ۱۳۳۸)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر فرمایا کہ تم دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم مسافر ہو یا راستہ طے کرنے والے ہو۔ اور ابن عمر فرماتے ہیں کہ جب شام ہو جائے تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت کے اوقات سے اپنی مرض کے وقت کے لیے حصہ لے لے (یعنی اپنی صحت کے زمانہ میں اتنی عبادت کر اگر مرض میں کوئی کمی ہو جائے تو اس کو پورا کر سکے) اور اپنی حیات کے وقت سے (زندگی میں) اپنی موت کے لیے کچھ حصہ لے لے"۔

مذمت دنیا میں چند احادیث

مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک مردہ بکری کے پاس سے گذر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا کیا یہ بکری اپنے مالک کو پسند ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کی بدبو ہی کی وجہ سے تو اسے یہاں پھینک دیا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا بخدا دنیا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس مردہ بکری سے بھی زیادہ بے وقار ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا کا مقام مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتا تو کوئی کافر اس دنیا سے ایک گھونٹ بھی پانی نہ پی سکتا۔ (ترمذی شریف و ابن ماجہ شریف) (مشکوٰۃ شریف)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

اَلدُّنیَا سِجۡنُ الۡمُؤمِنِ وَجَنَّۃُ الۡکَافِرِ: (مشکوٰۃ شریف) (مسلم شریف)

"دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے"۔

مزید فرمایا ہوشیار رہو دنیا ملعون ہے۔ اس کی ہر چیز ملعون ہے سوا اللہ کے ذکر کے اور اس کے رب کے قریب کر دے اور سوائے عالم اور طالبعلم کے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جس نے دنیا سے محبت کی اس نے آخرت کو نقصان پہنچایا اور جس نے آخرت سے محبت کی اس نے دنیا کو قابل توجہ نہ سمجھا۔ تم فانی دنیا پر باقی رہنے والی چیزوں کو ترجیح دو۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہ دنیا کی محبت ہر برائی کی بنیاد ہے۔ (مشکوٰۃ)

دنیا کی ایک مثال

مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک کوڑے کرکٹ کے ڈھیر کے قریب کھڑے ہوئے اور فرمایا دنیا کی طرف آیئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک پرانا چیتھڑہ اور بوسیدہ ہڈی دستِ مبارک میں لیکر فرمایا یہ دنیا ہے۔

اس مثال سے اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ دنیا کی زینت اس چیتھڑے کی طرح پرانی ہو جائے گی اور چلتے پھرتے انسان کی ہڈیاں اس ہڈی کی طرح بوسیدہ ہو جائیں گی۔

(مکاشفۃ القلوب)

فرمانِ نبوی ہے کہ دنیا سبز (خوش آئند) اور شیریں ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنا خلیفہ بنا

Marfat.com

کر بھیجا ہے اور وہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔ بنی اسرائیل پر جب دنیا فراخ کر دی گئی تو انہوں نے اپنی تمام تر کوششیں زیورات، کپڑوں، عورتوں اور عطریات کے لیے وقف کر دی تھیں (اور ان کا انجام تم نے دیکھ لیا)۔ (مکاشفۃ القلوب)

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا انصار سے خطاب

مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابو عبید بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بحرین بھیجا وہ وہاں سے مال و دولت لے کر آئے۔ جب انصار کو ان کی آمد کی خبر ملی تو وہ سب صبح کی نماز میں حاضر ہوئے نماز سے فارغ ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں دیکھا تو حضور علیہ السلام نے مسکرا کر فرمایا شاید تمہیں ابو عبیدہ کے مال لے کر آنے کی خبر مل گئی ہے، انہوں نے عرض کی جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تجھے مبارک ہو، رب ذوالجلال کی قسم مجھے تمہارے بارے میں فقر و فاقہ کا خوف نہیں ہے۔ بلکہ میں اس وقت سے ڈرتا ہوں جب تم پر پہلی امتوں کی طرح دنیا فراخ ہو جائیگی اور تم اس میں پہلی امتوں کی طرح مشغول ہو کر ہلاک ہو جاؤ گے۔ (مکاشفۃ القلوب) (بخاری شریف)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میں اکثر اس بات کا اندیشہ کرتا ہوں جب اللہ تعالیٰ تم پر یہ دنیا اپنی تمام فتنہ سامانیوں کے ساتھ فراخ کر دے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

فرمانِ نبوی ہے، اپنے دلوں کو دنیا کی یاد میں نہ لگاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دنیا کی یاد سے منع کر دیا ہے چہ جائیکہ انسان اپنی تمام تر توجہ اسی پر مرکوز کر دے۔ (مکاشفۃ القلوب)

یہ دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو

مروی ہے کہ جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ اگر آپ چاہیں تو میں پہاڑ سونے کا بنا دوں، جو آپ کے ساتھ ساتھ رہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد فرمایا کہ جبریل! یہ دنیا تو اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو، یہ اس کی دولت ہے جس کے

Marfat.com

پاس کوئی دولت نہ ہو، اور اسے وہی جمع کرتا ہے جو بے وقوف ہو، جبریل علیہ السلام بولے اے اللہ کے نبی اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اسی حق وصداقت پر قائم رکھے: (مکاشفۃ القلوب)

مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دورانِ سفر ایک ایسے شخص کے پاس سے گذرے جو کمبل لپیٹے سو رہا تھا، آپ علیہ السلام نے اسے جگا کر فرمایا اے سونے والے اٹھ! اور اللہ کو یاد کر! اس شخص نے عرض کی تم مجھ سے اور کیا چاہتے ہو کہ میں نے دنیا کو دنیا داروں کے لیے چھوڑ دیا ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا تو پھر اے میرے دوست سو جا۔ (مکاشفۃ القلوب)

مذمتِ دنیا میں ایک حدیث قدسی

حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ جب تو دولتمندی کو اپنی طرف آتا دیکھے تو سمجھ لینا کہ کسی گناہ کی سزا آ رہی ہے اور جب فقر و فاقہ کو دیکھے تو کہہ خوش آمدید، کیونکہ یہ نیکیوں کی علامت ہے۔ اے لوگو! اگر چاہو تو عیسیٰ علیہ السلام کے نقش قدم پر چلو جو فرمایا کرتے تھے کہ بھوک میری کھال، خوف میری عادت، صوف میرا لباس، موسم سرما میں سورج کی کرنیں میری آگ، چاند میرا چراغ، دو پاؤں میری سواری، اور زمین کی سبزیاں میری غذا ہیں، نہ صبح میرے پاس کچھ ہوتا ہے اور نہ شام کو کچھ ہوتا ہے۔ مگر دنیا میں مجھ سے بڑھ کر کوئی غنی نہیں ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

دنیا کیا ہے؟

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے کہ " دنیا، حق تعالیٰ کے نزدیک تمام مخلوقات میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے اور جب سے دنیا کو پیدا فرمایا ہے کبھی اس پر نظر رحمت نہیں کی ہے۔

(کیمیائے سعادت)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک ارشاد مبارک ہے " دنیا " خانہ بدوشوں کا گھر ہے اور مفلسوں کا مال ہے دنیا وہ جمع کرے جس کی عقل نہ ہو اور اس کی طلب میں کسی سے دشمنی وہ رکھے جو بے علم ہو دنیا پر حسد وہ کرے جو فقہ سے بے خبر ہو اور دنیا طلبی وہ شخص کرے جس کو علم یقین حاصل نہ ہوا ہو۔ (کیمیائے سعادت)

Marfat.com

ایک اور ارشاد گرامی ہے کہ جو کوئی صبح کو اٹھے اور اس کا زیادہ تر مقصود دنیا ہو وہ مردانِ الٰہی سے نہیں ہے کیونکہ اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور یہ چار چیزیں ہمیشہ اس کے دل میں رہیں گی ، ایسا غم جو کبھی دور نہ ہو سکے ، ایسی مصروفیت جو کبھی ختم نہ ہو ، اور ایسی مفلسی جو کبھی تونگری کا منہ نہ دیکھے ، اور ایسی امید جس کو ہرگز ثبات نہ ہو ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم چاہتے ہو کہ دنیا کا راز تمہیں بتا دوں؟ تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک ڈھیری پر لے گئے جس پر لوگوں کے سروں اور بکریوں کے سروں کی ہڈیاں پڑی تھیں اور غلاظت کے ڈھیر تھے ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ ! یہ سر جو تم دیکھ رہے ہو میرے اور تمہارے سروں کی مانند تھے اور آج ان کی صرف ہڈیاں باقی ہیں اور یہ ہڈیاں عنقریب گل سڑ کر مٹی ہو جائیں گی اور یہ غلاظت ونجاست رنگ برنگے کھانے ہیں جو بڑی تگ ودو سے حاصل کیے گئے تھے ۔ ان کا یہ انجام ہوا کہ سب لوگ ان سے کراہت کر رہے ہیں اور یہ کپڑوں کی دھجیاں شاندار کپڑوں کی دھجیاں ہیں جن کو ہوا اڑا رہی ہے اور یہ ہڈیاں ان چار پایوں کی ہیں جن کی پشت پر لوگ سوار ہو کر دنیا کی سیر کرتے تھے ۔ دنیا کی حقیقت بس یہی ہے ، جو کوئی چاہتا ہے کہ دنیا کے دردناک انجام پر روئے اس کو رونے دو کہ رونے ہی کا مقام ہے ، پس جتنے لوگ اس وقت موجود تھے رونے لگے ۔ (کیمیائے سعادت)

حقارت دنیا

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے " کہ جب سے دنیا کو پیدا کیا گیا ہے آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس پر نظر رحمت نہیں فرمائی ہے قیامت میں وہ عرض کرے گی ، الٰہی ! مجھے اپنے کسی کمترین بندے کے حوالے فرما دے ، حق تعالیٰ ارشاد فرمائے گا اے ناچیز خاموش ہو جا ! جب میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تو دنیا میں کسی کی ملک ہو تو کیا آج میں اس بات کو پسند کروں گا ، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک اور ارشادِ گرامی ہے ، چند لوگ قیامت میں ایسے آئیں گے جن کے اعمال تہامہ کے پہاڑوں کے مانند ہونگے ان سب کو

Marfat.com

دوزخ میں ڈال دیا جائے گا، لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا یہ لوگ نماز پڑھنے والے ہوں گے؟ تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، ہاں یہ لوگ نماز پڑھنے والے، روزے رکھنے والے، اور رات کو بیدار رہنے والے ہونگے۔ لیکن دنیا کے مال ومتاع پر فریفتہ ہوں گے۔ (کیمیائے سعادت)

راغب دنیا دل کا اندھا ہے

ایک روز رسولِ اکرم ﷺ کاشانۂ نبوت سے باہر تشریف لائے اور صحابہ کرام سے خطاب فرمایا کہ تم میں سے ایسا کون ہے جو نابینا ہو اور اللہ تعالیٰ اسے بینا بنا دے،، معلوم ہونا چاہیے کہ جو کوئی دنیا کی طرف رغبت کرے اور لمبی امیدوں سے کام لے حق تعالیٰ اس کے دل کو اسی کے بقدر اندھا کر دیتا ہے اور جو کوئی دنیا میں زاہد یعنی تارک دنیا ہو اور لمبی امیدوں سے کام نہ لے اللہ تعالیٰ اسے علم عطا فرمائے گا بغیر اس کے کہ وہ کسی سے سیکھے اور بغیر رہبر کے اس کی راہنمائی فرمائے گا: (مکاشفۃ القلوب)

دنیا کی محبت سب سے بڑا گناہ ہے

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی اے موسیٰ! دنیا کی محبت میں مشغول نہ ہونا، میری بارگاہ میں اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک روتے ہوئے شخص کے پاس سے گذرے جب آپ واپس تشریف لائے تو وہ آدمی ویسے ہی رو رہا تھا موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ! تیرا بندہ تیرے خوف سے رو رہا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! اگر آنسوؤں کے راستے اس کا دماغ باہر نکل آئے اور اس کے اٹھے ہوئے ہاتھ ٹوٹ جائیں تب بھی میں اسے نہیں بخشوں گا، یہ دنیا سے محبت رکھتا ہے، فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ دنیا سے ڈرو یہ ہاروت وماروت سے بھی زیادہ جادوگر ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

فرمان نبوی ﷺ ہے بندۂ مومن دو خوفوں کے درمیان رہتا ہے، اعمال گذشتہ پر فکر مند رہتا ہے اور آنے والے وقت کے لیے پریشان رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قضاء وقدر میں

Marfat.com

میرے لیے کیا مرقوم ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

بندہ اپنی زندگی سے اپنے لیے بھلائی پیدا کرے، اپنی دنیا سے آخرت کو سنوارے، حیات سے موت کو اور جوانی سے بڑھاپے کو آراستہ کرے کیونکہ دنیا تمہارے لیے اور تم آخرت کے لیے بنائے گئے ہو، رب ذوالجلال کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، موت کے بعد بندہ کے لیے اور کوئی تکلیف دہ چیز نہیں ہے اور دنیا کے بعد بہشت یا دوزخ کے سوا کوئی اور ٹھکانہ نہیں ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

عیسیٰ علیہ السلام اور دنیا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ دنیا کو معبود بنا کر اس کے بندے نہ بن جاؤ۔ اپنا خزانہ اس ذات پاک کے یہاں جمع کرو جو کسی کی کمائی کو ضائع نہیں کرتا، دنیاوی خزانوں کے لیے تو خوف ہلاکت ہوتا ہے مگر جس کے خزانے خدا کے پاس جمع ہوں وہ کبھی تباہ نہیں ہوں گے۔

آپ نے مزید فرمایا اے میرے حواریو! میں نے دنیا کو اوندھے منہ ڈال دیا ہے تم میرے بعد کہیں اسے گلے نہ لگا لینا دنیا کی سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اس میں آدمی اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن جاتا ہے اور اسے چھوڑے بغیر آخرت کی بھلائی ناممکن ہے۔ دنیا میں دلچسپی نہ لو، اسے عبرت کی نگاہ سے دیکھو اور باخبر رہو، دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے اور ایک لمحہ کی خواہش نفسانی اپنے پیچھے طویل پشیمانی چھوڑ جاتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے کہ طالب دنیا کے لیے ہلاکت ہو وہ دنیا کو کیسے چھوڑ کر مرے گا جس کی ساری توجہ، اعتماد اور بھروسہ اس دنیا پر ہے۔ یہ لوگ اپنی ناپسندیدہ چیز (موت) کا کیسے مقابلہ کریں گے جو انہیں محبوب چیزوں سے جدا کر دے گی اور جس کے بارے میں انہیں پہلے سے ہی بتا دیا گیا تھا، ہلاک ہو وہ شخص جس کی تمام تر کوششیں حصولِ دنیا کے لیے ہیں، جس کے اعمال گناہوں پر مشتمل ہیں وہ کل قیامت کے دن اپنے گناہوں سے کیسے رہائی پائے گا۔ (مکاشفۃ القلوب)

Marfat.com

بے گور و کفن نعشیں

حضرت عمار بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ایسی بستی سے گذر ہوا جس کے مکین (رہنے والے) مختلف اطراف اور راستوں پر مُردہ پڑے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے حواریوں سے فرمایا یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا شکار ہیں ورنہ انہیں ضرور دفن کیا جاتا۔ حواریوں نے عرض کی ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں ان کے حالات کا پتہ چل جائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب تعالیٰ سے دعا مانگی تو رب ذوالجلال نے فرمایا جب رات آ جائے تو ان سے پوچھنا یہ اپنی ہلاکت کا سبب بتائیں گے۔ جب رات ہوئی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے بستی والو! ایک آواز آئی لبیک یاروح اللہ! آپ نے پوچھا تمہاری یہ حالت کیوں ہے؟ اور اس عذاب کے نزول کا سبب کیا ہے؟ جواب آیا ہم نے عافیت کی زندگی گذاری اور جہنم کے مستحق قرار پائے۔ اس لیے کہ ہم دنیا سے محبت رکھتے تھے۔ اور گناہ گاروں کی پیروی کیا کرتے تھے۔

آپ نے پوچھا تمہیں دنیا سے کیسی محبت تھی؟ جواب آیا جیسے ماں کو بچہ سے محبت ہوتی ہے۔ جب ہمارے پاس دنیا آ جاتی ہم نہایت خوش ہوتے اور جب دنیا چلی جاتی تو ہم نہایت غمگین ہو جاتے، آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ صرف تو ہی جواب دے رہا ہے اور تیرے باقی ساتھی خاموش ہیں، جواب ملا طاقتور، پُرہیبت فرشتوں نے ان کو آگ کی لگامیں ڈالی ہوئی ہیں، آپ نے فرمایا پھر تو کیسے جواب دے رہا ہے؟ جواب ملا میں ان میں رہتا ضرور تھا مگر ان جیسی بداعمالیاں نہیں کرتا تھا۔ جب عذاب الٰہی آیا تو میں بھی ان کی لپیٹ میں آ گیا اب میں جہنم کے کنارے پر لٹکا ہوا ہوں کیا خبر اس سے نجات پاتا ہوں یا اس میں گر جاتا ہوں، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو فرمایا نمک سے جو کی روٹی کھانا، پھٹا پرانا کپڑا پہننا اور کوڑے کے ڈھیر پر سو جانا دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لیے بہت عمدہ ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کون ہے جو سمندر کی لہروں پر عمارت بنائے یہ دنیا

Marfat.com

اسی طرح ہے تم اسے جائے قرار نہ بناؤ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا ہمیں ایک ایسی چیز بتلایئے جس کے سبب اللہ تعالیٰ ہمیں محبوب بنالے فرمایا تم دنیا سے دشمنی رکھو، اللہ تعالیٰ تمہیں محبوب رکھے گا۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو کم ہنستے اور زیادہ روتے اور دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتے۔

(مکاشفۃ القلوب)

ذلت دنیا

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، رات تاریک تھی، صبح کی نماز ایک قوم کی کوڑی کے پاس پڑھی، وہاں سسکتا ہوا (نیم مردہ) بکری کا بچہ دیکھا، جس کی کھال میں کیڑے پڑ گئے تھے، اسے دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری روک دی اور صحابہ علیہم الرضوان کو متوجہ کر کے فرمایا، دیکھو اس قبیلے کے لوگ اس بکری کے بچے سے کتنے بے نیاز ہیں، حالانکہ یہ ان کا مرغوب (پسندیدہ) مال ہے، پھر فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ رب العزت کے نزدیک دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل وحقیر ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

دنیا مومن کے لیے جیل اور کافر کے لیے جنت ہے ،

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا مومن کی جیل، قبر اس کا قلعہ اور جنت اس کا ٹھکانہ ہے، اور کافر کے لیے دنیا جنت، قبر جیل اور جہنم اس کا ٹھکانہ ہے۔ مومن دنیا میں کیسے ہی عمدہ حال میں کیوں نہ ہو، انتقال کے وقت جنت کا ٹھکانہ اور اس کی نعمتیں دیکھ کر دنیا کو جیل تصور کرتا ہے، کافر دنیا کی بدحالی اور تنگ دستی کے باوجود جہنم کے مقابلہ میں اس کو جنت سمجھتا ہے۔

دنیا کی بدصورتی

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قیامت کے دن دنیا کو ایک بوڑھی عورت کی شکل میں لایا جائے گا بال کھچڑی یعنی کچھ کالے اور کچھ سفید ہوں گے، آنکھیں نیلی ہونگی

Marfat.com

دانت آگے کو نکلے ہوئے ہوں گے اتنی بدشکل سے ہر دیکھنے والا کراہت محسوس کرے گا، دنیا مخلوق کی طرف متوجہ ہوگی (لیکن مخلوق اس سے بیزار ہوگی) لوگوں سے کہا جائے گا پہچانتے ہو یہ کون ہے؟ کہیں گے خدا اسے پہچاننے کی توفیق نہ دے کہا جائے گا یہ وہی تمہاری محبوب دنیا ہے جس پر تم فخر کیا کرتے تھے اور اسی کے لیے آپس میں قتل وقتال اور جھگڑا فساد کیا کرتے تھے۔ پھر دنیا کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا وہ کہے گی یا اللہ میرے ساتھی اور میرے چاہنے والے کہاں ہیں؟ چنانچہ ان کو بھی ساتھ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اللہ اپنی پناہ میں رکھے۔

دنیا طالب بھی ہے مطلوب بھی

دنیا اور آخرت دونوں طالب بھی ہیں اور مطلوب بھی جو آخرت کو اپنا مطلوب بناتا ہے دنیا اس کی طالب بن جاتی ہے یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اس کے قدموں پر گرتی ہے اور جو دنیا کو مطلوب بناتا ہے آخرت طالب بن کر اس کی فکر میں لگ جاتی ہے کہ کب موقع ملے اور موت کے ذریعے اس کا کچومر نکالوں۔ (مکاشفۃ القلوب)

دنیا کی محبت کا ثمرہ

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک نقل کیا ہے کہ دنیا کی محبت سے تین چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔

۱۔ نہ ختم ہونے والی مشغولیت۔

۲۔ نہ ختم ہونے والی آرزوئیں اور امیدیں۔

۳۔ ایسا حرص ولالچ جس میں غنا کا نام نہیں۔

فقر وغنا کی حقیقت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے مومن بندہ پر دنیا فراخ کر دیتا ہوں تو وہ بڑا خوش ہوتا ہے حالانکہ اسے خبر نہیں کہ یہ فراخی اس کو مجھ سے دور کر دیتی ہے۔ اور جب میں اپنے مومن بندہ پر دنیا کو

Marfat.com

تنگ کرتا ہوں تو وہ غمگین ہوتا ہے حالانکہ یہ حالت اسے مجھ سے قریب کرتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں دنیا کی اہمیت

حضرت داؤد بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں مرقوم ہے کہ اے دنیا تو نیکوکاروں کی نظر میں اپنی تمام تر زیب و زینت کے باوجود بے وقار ہے، میں نے ان کے دلوں میں تیری عداوت اور تجھ سے بے توجہی رکھ دی ہے، میں نے تجھ جیسی بے وقار کوئی اور چیز پیدا نہیں کی، تیری ہر ادا جھوٹی اور فانی ہے، میں نے تیری پیدائش کے وقت فیصلہ فرما دیا تھا کہ نہ تو کسی کے پاس ہمیشہ رہے گی اور نہ کوئی تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا اگرچہ تجھے پانے والا کتنا ہی بخل کرتا رہے، نیکوکاروں کے لیے میری بشارت ہے جنکے دل میری رضا پر راضی ہیں اور جن کے دل صدق و استقامت کا گہوارہ ہیں، ان کے لیے خوشخبری ہے کہ جب وہ قبروں سے گروہ در گروہ اٹھیں گے تو میں انہیں یہ جزا دوں گا کہ ان کے آگے نور ہوگا اور فرشتے انہیں گھیرے ہوئے ان کی تمناؤں کے مرکز یعنی بہشت میں پہنچائیں گے۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت سلیمان علیہ السلام کے نزدیک دنیا کی حیثیت

روایت ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام ایک مرتبہ اپنے تخت پر کہیں جا رہے تھے، انسان اور جنات آپ کے دائیں بائیں بیٹھے تھے، بنی اسرائیل کے ایک عابد نے دیکھ کر کہا اے سلیمان علیہ السلام! بخدا اللہ نے آپ کو ملک عظیم دیا ہے، آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ بندۂ مومن کے نامۂ اعمال میں درج صرف ایک تسبیح میری تمام سلطنت سے بہتر ہے۔ کیونکہ یہ سب فانی ہے مگر تسبیح باقی رہنے والی ہے۔

فرمانِ نبوی ﷺ ہے تمہیں مال کی کثرت نے مشغول کر رکھا ہے، انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال، مگر اپنے مال میں جو تو نے کھایا وہ ختم ہوگیا، جو پہنا وہ پرانا ہوگیا، جو راہِ خدا میں خرچ کیا وہی باقی رہے گا۔ (مکاشفۃ القلوب)

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک ناصحانہ ارشاد

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا جس طرح دنیا دار دنیا کی چاہت میں معمولی سے دین پر راضی ہیں تم بھی دین کی سلامتی کے لیے معمولی سی دنیا پر راضی ہو جاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے دنیا کو سونے چاندی کے لیے طلب کرنے والے! ترک دنیا بہت عمدہ چیز ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے بعد تم پر دنیا آئے گی اور تمہارے ایمان کو ایسے کھا جائے گی جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دنیا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے پانی منگوایا تو پانی اور شہد حاضر کیا گیا آپ جب اسے مُنہ کے قریب لے گئے تو بے اختیار رونے لگے یہاں تک کہ پاس بیٹھے ہوئے سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی رونے لگے، کچھ دیر بعد آپ نے پھر پینے کا ارادہ فرمایا مگر شہد اور پانی دیکھ کر دوبارہ رونے لگ گئے، جب آپ نے اپنے آنسو صاف کیے تو صحابہ کرام نے عرض کیا اے خلیفۃ الرسول! آپ کے رونے کا باعث کیا تھا؟ آپ نے فرمایا ایک مرتبہ مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمرکابی کا شرف نصیب ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جسم مبارک سے کسی نظر نہ آنے والی چیز کو دفع فرما رہے تھے، میں نے عرض کیا حضور! آپ کس چیز کو ہٹا رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے پاس ابھی دنیا آئی تھی میں نے اسے کہا مجھ سے دور ہو جا وہ لوٹ گئی ہے اور یہ کہہ گئی ہے کہ آپ نے مجھ سے کنارہ کشی فرمالی ہے مگر بعد میں آنے والے ایسا نہیں کر سکیں گے۔ (مکاشفۃ القلوب)

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے ایسے انسان پر انتہائی تعجب ہے جو بہشت پر ایمان رکھتے ہوئے دنیا کے حصول میں سرگرم ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

Marfat.com

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طرز زندگی

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ اپنے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالِ کثیر سے نوازا ہے اور رزق بھی فراخی عطا فرمایا ہے تو اگر آپ موجودہ طعام کی بجائے عمدہ تر طعام کھاتے اور موجودہ لباس کی بجائے نرم و نازک لباس پہنتے تو اچھا تھا اس پر امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں تجھ ہی سے فیصلہ کراتا ہوں امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مسلسل وہ حالات اور کوائف زندگی بتاتے رہے جن حالات میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی مبارک گذاری تھی تو سیدہ ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے والد امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمنوا ہو کر رونے لگ جاتی تھیں۔

پھر امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا مجھ سے پہلے میرے دو بزرگ (رسول اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ایک راستہ پر گامزن ہوئے اب اگر میں ان دونوں حضرات کے مقرر کردہ راستہ کو چھوڑ کر کسی اور راستہ پر چلوں تو میں غلط راستہ پر چل نکلوں گا۔ اور بخدا میں ان کی طرح سخت زندگی گذارنے پر صبر کروں گا کیونکہ اس طرح ان دونوں حضرات کی طرح میری زندگی آسودگی میں گذرے گی۔

(خطباتِ فتحیہ)

حضرت ابوعثمان الہندی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک ایسی قمیص پہنے ہوئے دیکھا جس پر بارہ پیوند لگے ہوئے تھے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔

دنیا سے بے رغبتی میں عافیت اور کنجوسی و لالچ میں بربادی

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سیدہ ام المؤمنین عائشہ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عائشہ

Marfat.com

اگر تو میرے ساتھ ہی رہنا چاہتی ہے تو تم دنیا میں اتنا ہی توشہ کافی سمجھو جتنا کہ ایک مسافر کو ضرورت ہوتی ہے۔ اور دولتمندوں کے ساتھ ہم نوالہ اور ہم پیالہ مت بنو۔ اور کپڑے کو اس وقت تک پرانا نہ سمجھو جب تک اسے پیوند نہ لگالو۔ (خطبات فتحیہ)

حضرت امام حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا دنیا کی زیادہ رغبت اور محبت غم وحزن کی زیادتی کا باعث ہے۔ اور دنیا سے بے رغبتی دل وبدن کے لیے راحت اور آرام کی موجب ہے۔

مجھے تمہاری غریبی سے کوئی فکر نہیں ہے بلکہ مجھے تمہاری دولتمندی سے فکر ہے کہ کہیں تم پر دنیا اتنی کشادہ وفراخ نہ ہو جائے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کشادہ ہوئی تھی۔ پھر تم ضرورت سے زیادہ دنیا کی محبت میں پھنس جاؤ جیسا کہ پہلے لوگ دنیا کی محبت میں ضرورت سے زیادہ پھنس گئے تھے۔ پھر دنیا کی یہی رغبت کہیں تمہیں تباہ و برباد نہ کر دے جیسا کہ اس دنیا کی رغبت نے پہلے لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ (خطبات فتحیہ)

حضورِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کا ابتدا میں صحیح حالت میں رہنے کا سبب دنیا سے بے رغبتی اور یقین کا ہونا ہے اور اس امت کا آخر میں تباہ و برباد ہونے کا سبب ان میں کنجوسی اور لالچ کا زیادہ ہونا ہے۔ (خطباتِ فتحیہ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنے عاشقوں کے لیے دعا

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اے اللہ! جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اسے پاکیزگی اور حاجت کے مطابق روزی عطا فرما اور جو مجھ سے بغض رکھتا ہے اسے زیادہ دولت اور زیادہ اولاد دے۔ (خطباتِ فتحیہ)

لالچ ونفسانی خواہشات اور شرم وحیا

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ابن آدم کی ہر چیز بوڑھی ہو جاتی ہے مگر دو چیزیں بوڑھی نہیں ہوتیں حرص اور لمبی امید۔ بقول کسے ع مرد چوں پیر شود حرص جواں مے

Marfat.com

گردد (یعنی انسان جب بوڑھا ہوتا ہے تو حرص جوان ہو جاتی ہے)

حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمہاری دو باتوں کا بہت ہی خوف ہے۔ ایک لمبی امیدیں، دوسری خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرتا۔ لمبی امیدوں کی وجہ سے آخرت بھول جاتی ہے اور خواہشاتِ نفسانی کی پیروی کرنا۔ لمبی امیدوں کی وجہ سے آخرت بھول جاتی ہے اور خواہشات نفسانی کی اتباع انسان کو حق سے پھیر دیتی ہے۔ (خطباتِ فتحیہ)

سیدنا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ تم سب جنت میں داخل ہونا چاہتے ہو؟

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی اللہ تعالیٰ ہمیں آپ ﷺ پر قربان کرے ہم جنت میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا دنیاوی لالچ کم کردو اور اللہ تعالیٰ سے اس طرح حیا کیا کرو جیسا کہ شرم و حیا کرنے کا حق ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ہم سب اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ سے شرم و حیا کرنا نہیں ہے کہ تم ایک طرف تو قبروں کو یاد کرتے ہو اور دوسری طرف دنیاوی مصائب کو بھی یاد کرتے ہو۔ اور اپنے پیٹ کو جائز و ناجائز طریقے سے بھرتے رہتے ہو اور اسی طرح دماغ میں بھی جائز و ناجائز خیالات بھرتے رہتے ہو۔ جو شخص آخرت میں عزت چاہتا ہے اسے دنیا کی آرائش و زینت ترک کر دینی چاہئے پھر سمجھا جائے گا کہ بندہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح شرم و حیا کرتا ہے جس طرح کرنا چاہیے۔ اور اسی طریقہ سے ہی وہ ولایت کے مقام کو حاصل کر سکے گا۔ (خطباتِ فتحیہ)

دنیا کی بدبو

حضرت ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت آدم و حواء علیہما السلام کو دنیا میں اتارا گیا جنت کی خوشبو سے محروم ہوئے اور دنیا کی بو سونگھی تو چالیس دنوں تک دنیا کی بدبو کی وجہ سے بے ہوش رہے۔ (تنبیہ الغافلین)

Marfat.com

دنیا ایک خواب ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں موجود تھا کہ ایک حسین مکھڑے والا، خوبصورت اور چمکیلے بالوں والا سفید پوش حاضر ہوا سلام کیا آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب عنایت فرمایا۔ عرض کی آقا دنیا کیا ہے؟ فرمایا نیند میں نظر آنے والا خواب لیکن دنیا والوں کو (اچھے عمل کی) جزا اور (برے عمل کی) سزا دی جائے گی۔ عرض کی اے اللہ کے رسول! ﷺ آخرت کیا ہے؟ فرمایا ہمیشہ رہنے والا ٹھکانہ۔ ایک گروہ جنتی اور ایک گروہ جہنمی ہے؟ آقا جنت کیا ہے؟ فرمایا دنیا کا بدلہ تارک دنیا کو اس کی دائمی نعمتیں ملیں گی۔ آقا جہنم کیا ہے؟ فرمایا دنیا کے طلبگار کے لیے دنیا کا بدلہ یہ بھی ہمیشہ چمٹی رہے گی۔ عرض کی آقا اس امت کا بہتر فرد کون ہے؟ فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں لگا رہے۔ عرض کی دنیا میں انسان کیسے رہے؟ فرمایا جیسے قافلے کو پانے والا شخص پنڈلی سے کپڑا اٹھا کر جلدی دکھاتا ہے۔ عرض کی کتنا ٹھہرنا ہے؟ فرمایا جتنا قافلے سے پیچھے رہ جانے والا شخص ٹھہرتا ہے۔ عرض کی آقا اب دنیا و آخرت میں کتنا فاصلہ رہ گیا ہے؟ فرمایا پلک جھپکنے جتنا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ شخص چلا گیا اس کا نشان بھی باقی نہ رہا تو سرکار ابد قرار ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں دنیا سے بیزاری اور آخرت کی رغبت دِلا رہے تھے۔ (تنبیہ الغافلین)

آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم نازنین پر چٹائی کے نشانات

ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم نورِ مجسم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ چٹائی پر تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے مبارک جسم نازنین پر چٹائی کے نشانات ظاہر تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار کی یہ حالت برداشت نہ کر سکے اور رو پڑے۔ سرکار نے فرمایا اے عمر! تجھے کس چیز نے رُلا دیا۔ عرض کی آقا مجھے قیصر و کسریٰ اور ان کی دنیاوی شان و شوکت یاد آ گئی اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں جبکہ چٹائی نے آپکو تکلیف دی ہوئی ہے اس پر سردارِ دو عالم نے فرمایا"

Marfat.com

کہ وہ ایسے لوگ ہیں جنہیں اس دنیاوی زندگی ہی میں خوشیاں دے دی گئیں جبکہ ہماری مسرتیں آخرت کے لیے رکھ دی گئی ہیں۔ (تنبیہ الغافلین)

دنیا اور آخرت دو سوکنیں ہیں

امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت الشیخ احمد فاروقی سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مکتوب شریف میں یہ حدیث پاک نقل فرمائی ہے کہ

مَا الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃُ اِلَّا ضَرَّتَانِ اِنْ رَضِیَتْ اِحدٰھُمَا سَخِطَتِ الْاُخْرٰی

''یعنی دنیا اور آخرت دو سوکنوں کی طرح ہیں اگر ایک راضی ہوتی ہے تو دوسری ناراض ہوتی ہے''۔

حضرت مجدد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تو جس نے دنیا کو راضی کیا اس سے آخرت ناراض ہوگئی اور آخرت کی نعمتوں سے محروم ہوگیا اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں دنیا اور اہلِ دنیا کی محبت سے پناہ میں رکھے (آمین) اے بیٹے! تو کچھ جانتا ہے کہ دنیا کیا چیز ہے؟ دنیا وہ چیز ہے جو تجھے خدا تعالیٰ سے دور کر دیتی ہے لہذا بیوی، اولاد، مال و جاہ، سرداری لھو ولعب اور لایعنی چیزوں میں اشتعال سب دنیا میں شامل ہے (اگر یہ چیزیں خدا سے دور کر دیں) (مکتوباتِ امام ربانی دفتر اول)

دنیا کس چیز کا نام ہے

امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان عالیشان ہے کہ دنیا ہر وہ کام ہے جس سے آخرت مقصود نہ ہو۔ (خزینہ اخلاق)

حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

چیست دنیا از خدا غافل شدن   نے قماش و نقرہ وفرزند وزن

حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے دنیا کی حقیقت بڑے اچھے انداز میں بیان فرمائی ہے فرماتے ہیں کہ دنیا جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے وہ یہ

Marfat.com

نہیں ہے کہ شادی بیاہ کر کے انسان دنیا میں رہے، بال بچوں کی پرورش کرے اور اپنی ضروریات پورا کرنے کے لیے روزی کمائے اور سونا چاندی حاصل ہو بلکہ دنیا تو وہ چیز ہے جوانسان کو اپنے سچے خالق اور معبودِ حقیقی سے غافل کر دے۔

جو شخص دنیا میں حقوق العباد کو پورا کرتے ہوئے حقوق اللہ کا بھی خیال کرتا ہے وہ دنیا کا طالب نہیں بلکہ وہ مومن ہے اور آخرت میں جنت کا وارث۔

عقلمند عارف کی دنیا تو آخرت کی کھیتی ہے، اس کی دنیا بہت ہی عظیم ہے غافل کی نماز بھی دنیا ہے، جو وہ نام نمود کے لیے کرتا ہے، عقلمند کا کھانا، پینا، سونا ور جاگنا بلکہ جینا مرنا بھی دین ہے کیونکہ حضور علیہ السلام کی سنت ہے، مسلمان اس لیے کھائے، پیئے، سوئے جاگے کہ یہ حضور علیہ السلام کی سنتیں ہیں۔

حیوٰۃ فی للدنیا اور حیوٰۃ للدنیا کا لطیف فرق

حیاۃ الدنیا یعنی دنیا کی زندگی اور چیز ہے، حیوٰۃ فی الدنیا یعنی دنیا میں زندگی اور حیاۃ للدِ نیا یعنی دنیا کے لیے زندگی کچھ اور۔

حیوٰۃ فی الدنیا یعنی جو زندگی دنیا میں ہو مگر آخرت کے لیے ہو دنیا کے لیے نہ ہو وہ مبارک ہے۔

حضرت مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

آب در کشتی ہلاکِ کشتی است   آب اندرز یرِ کشتی پشتی است

یعنی کشتی دریا میں رہے تو نجات ہے، اور اگر دریا کشتی میں آ جائے تو ہلاکت ہے۔

مومن کا دل مال واولاد میں رہنا چاہیے مگر دل میں اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کچھ نہ رہنا ضروری ہے۔

صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ دنیا دار کو تمام جہان کے مرشد ہدایت نہیں دے سکتے، تارک الدنیا دیندار کو سارے شاطین ملکر گمراہ نہیں کر سکتے، دنیا دار دینی کام بھی کرتا ہے تو دنیا کے لیے، اور دیندار دنیاوی کام بھی کرتا ہے تو دین کے لیے۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ)

Marfat.com

کامیاب مسلمان

عَنْ عَبدِ اللّٰہِ بن عَمرُو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ والہ وسَلَّمَ قَدْ اَفلَحَ مَنْ اَسلَمَ وَرُزِقَ کِفَافاً وَقَنَّعَہُ اللّٰہُ بِمَا اٰتَاہُ رَدَاہُ مُسْلِمُ (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ وہ کامیاب ہو گیا جو مسلمان ہوا، اور بقدرِ ضرورت رزق دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے دیے ہوئے (رزق) پر قناعت دی۔

حضور علیہ السلام کی اپنی آل کے لیے دعا

وَعَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتاً وَفِیْ رِوَایۃٍ کِفَافاً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

(مشکوٰۃ المصابیح)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھر والوں کی روزی بقدرِ ضرورت مقرر فرما ایک روایت میں ہے بقدرِ کفایت"۔

حضور علیہ السلام کے نزدیک قابل رشک دوست

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبیِّ صلی اللّٰہ علیہ واٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِیَائِی عِنْدِیْ لَمُؤْمِنٌ خَفِیْف الْحَاذِ ذوحَظ من الصلاۃِ اَحْسَنَ عِبَادَۃَ رَبِّہٖ وَاَطاعہ فی السِّر الخ (مشکوٰۃ شریف)

"حضرت ابوامامہ سے روایت ہے، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے راوی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا میرے دوستوں میں زیادہ قابل رشک میرے نزدیک وہ مسلمان ہے جو کم سامان والا نماز کے بڑے حصہ والا ہو، اپنے رب کی عبادت خوب اچھی

Marfat.com

طرح کرے، اور خفیہ اس کی اطاعت کرے، اور لوگوں میں چھپا ہوا رہے، کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کیے جائیں، اس کا رزق بقدرِ ضرورت ہو اور اس پر صبر کرے، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے چٹکی بجائی، فرمایا اس کی موت جلد آ جائے، اس پر رونے والیاں کم ہوں اس کی میراث تھوڑی کم ہو"۔

اس امت کے لیے مال فتنہ ہے

عَنْ كَعْب بِنْ عياضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وَسَلَمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةٌ وَ فِتْنَةُ اُمَّتِىْ اَلْمَالُ ۔ رَوَاهُ الترمذى

(مشکوٰۃ المصابیح)

"روایت ہے حضرت کعب بن عیاض سے، فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، کہ ہر امت کا کوئی فتنہ ہے، اور میری امت کا فتنہ مال ہے"۔

یعنی گذشتہ امتوں کی آزمائشیں مختلف چیزوں سے ہوئیں، میری امت کی سخت آزمائش مال سے ہوگی، رب تعالیٰ مال دیکر آزمائے گا، کہ یہ لوگ اب میرے رہتے ہیں یا نہیں، اکثر لوگ اس امتحان میں ناکام ہوں گے کہ مال پا کر غافل ہو جائیں گے اس کا تجربہ برابر ہو رہا ہے، اکثر قتل، غارت، غفلت، مال کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ستر فیصدی گناہ مال کی بنا پر ہوتے ہیں۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ)

دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں بہت لوگ گھاٹے میں ہیں

عَن ابنِ عَباسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ اَلصِّحةُ وَالْفَرَاغُ رواهُ البخارى

(مشکوٰۃ المصابیح)

"حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نعمتیں ہیں جن میں بہت لوگ گھاٹے میں ہیں، تندرستی اور فراغت"۔

Marfat.com

یعنی تندرستی اور عبادت کے لیے فرصت کے لمحات کامل جانا اللہ کی بڑی نعمتیں ہیں، مگر تھوڑے لوگ ہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں، اکثر لوگ انہیں دنیا کمانے میں صرف کرتے ہیں، حالانکہ دنیا کی حقیقت یہ ہے کہ محنت سے جوڑنا، مشقت سے اس کی حفاظت کرنا، حسرت سے چھوڑنا، خیال رہے کہ فراغت اور بیکاری میں فرق ہے۔فراغت اچھی چیز ہے، بیکاری بری چیز۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنتی لوگ کسی چیز پر حسرت نہ کریں گے سوائے ان ساعتوں کے جوانہوں نے دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر صرف کر دیں۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا باخبر رہو! تم مرنے والے ہو موت کے بعد پھر اٹھائے جاؤ گے اور اپنے اعمال کی جزا و سزا پاؤ گے، تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں مبتلا نہ کر دے، یہ مصائب میں لپٹی ہوئی، ناپائیداری میں مشہور، دھوکے سے موصوف اور اس کی ہر چیز زوال پذیر ہے، یہ اپنے چاہنے والوں میں ڈول کی طرح ہے، ہمیشہ ایک حالت میں نہیں رہتی، اس میں اترنے والا مصائب سے نہیں بچ سکتا، کبھی تو یہ اپنے چاہنے والوں پر خوشی و مسرت بکھیرتی ہے اور کبھی غم و اندوہ سے ہمکنار کر دیتی ہے، اس کی حالتیں مختلف ہیں، یہ ادلتی بدلتی رہتی ہے، اس میں آرام قابل مذمت اور وسعتِ مال ناپائیدار ہے، یہ اپنے بسنے والوں کو تیروں کی طرح کمان سے نکل کر نشانوں پر مارتی رہتی ہے اور انہیں موت سے ہمکنار کرتی رہتی ہے۔

ہر کسی کی موت کا وقت مقرر ہے۔اور ہر شخص کو پورا رزق دیا جاتا ہے اور اے بندگانِ خدا! باخبر رہو تم اس راستے پر چل رہے ہو جس پر تم سے پہلے طویل عمروں والے گذر چکے ہیں، وہ تم سے زیادہ طاقتور، بہترین کارنامے اور عمدہ یادگاریں چھوڑنے والے تھے۔مگر دنیا کے انقلاب میں ان کی آوازیں خاموش ہوگئیں، ان کے جسم بوسیدہ، شہر ویران اور یادگاریں مٹ گئیں اور مضبوط محلات اور مسرت کے بدلہ میں انہیں پتھروں کے تکیے ملے اور پتھروں

Marfat.com

سے تیار شدہ قبریں ان کا مدفن بنیں، ان کے ٹھکانے قریب ہیں لیکن ان کے مکین دور کے ہیں، وہ اپنے قبیلہ سے علیحدہ اور اہل محلّہ سے بے پرواہ ہیں، ان کا آبادی سے کوئی تعلق نہیں، عزیزوں اور پڑوسیوں کے قریب ہوتے ہوئے بھی ان کا باہم کوئی میل ملاپ نہیں ہے، اور میل ملاپ ہو بھی کیسے سکتا ہے، انہیں مصائب کی چکیوں نے پیس دیا ہے اور نمناک مٹی اور پتھر انہیں کھا گئے ہیں، وہ چند روزہ زندگی گذار کر مر گئے ان کی خوش حالی قصۂ پارینہ بن گئی ان کی موت پر ان کے عزیز روئے اور وہ مٹی کے نیچے جا سوئے، انہوں نے دنیا سے کوچ کیا، اب انہیں واپس نہیں آنا ہے، افسوس! صد افسوس! گویا وہ ایک حکم ہے جو قائل کی زبان سے نکل چکا، اب لوٹ کر کس طرح آسکتا ہے اور ان کے سامنے قیامت کے دن تک عالم برزخ ہے، گویا تم بھی ویسے ہی ہو جیسے وہ ہو چکے، وہی دکھ، وہی قبر میں تنہائی ہے۔ تم ان قبروں کے گروی ہو اور انہیں میں تمہیں رہنا ہے، تم پر کیا گذرے گی اگر تم ان باتوں کو دیکھ لو جب قبریں کھولی جائیں گی۔ دلوں کے راز سامنے ہوں گے اور تم اعمال کی جزا حاصل کرنے کے لیے رب تعالیٰ کے حضور کھڑے ہو گے، گذشتہ گناہوں پر تمہارے جگر پھٹنے کو ہوں گے، تمام پردے ہٹ جائیں گے اور تمام گناہ اور راز کی باتیں تمہارے سامنے ہونگی تب ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

فرمان الٰہی ہے" تا کہ برے اپنی برائیوں کی سزا اور نیک اپنی اچھائیوں کی جزا پائیں، مزید فرمایا کہ نامہ اعمال رکھے جائیں گے ہر نیک و بد اسے دیکھے گا۔ رب ذوالجلال ہمیں اور آپ کو اپنے احکامات پر عمل پیرا ہونے اور اپنے دوستوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے تا کہ ہم اس کی رحمت کے طفیل خلد بریں کو حاصل کر لیں بلاشبہ وہ حمید و مجید ہے۔

(مکاشفۃ القلوب)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلمانوں سے خطاب

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو آبادی چھوڑ کر ویران ٹیلوں کی طرف نکل جاتے اور اپنے کو ریاضت میں مشغول

Marfat.com

کرتے، گریہ وزاری کرتے اور ضروری سامان کے علاوہ تمام مال و متاع چھوڑ دیتے۔ لیکن دنیا تمہارے اعمال کی مالک بن گئی ہے اور دنیا کی امیدوں نے تمہارے دل سے آخرت کی یاد مٹا کر رکھ دی ہے اور تم (اس کے لیے) جاہلوں کی طرح سرگرداں ہو، تم میں سے بعض لوگ جانوروں سے بھی بدتر ہیں جو اپنی خواہشات میں اندھے بن کر انجام کی فکر نہیں کرتے، تم سب دینی بھائی ہوتے ہوئے ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے ہو اور نہ ہی ایک دوسرے کو نصیحت کرتے ہو، تمہارے خبث باطن نے تمہارے راستے جدا کر دیے ہیں، اگر تم صراطِ مستقیم پر چلتے تو ضرور باہم محبت کرتے، تم دنیاوی امور میں تو باہم مشورہ کرتے ہو مگر آخرت کے امور میں مشورہ نہیں کرتے، اور تم اس ذات سے محبت نہیں رکھتے جو تمہیں محبوب رکھتا ہے اور تمہیں آخرت کی بھلائی کی طرف لیجانا چاہتا ہے، یہ سب اس لیے ہے کہ تمہارے دلوں میں ایمان کمزور پڑ چکا ہے، اگر تم آخرت کی بھلائی اور برائی پر یقین رکھتے جیسے دنیاوی اونچ نیچ پر یقین رکھتے ہو تو تم دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتے کیونکہ آخرت تمہارے اعمال کی مالک ہے، اگر تم یہ کہو کہ دنیا کی محبت ہم پر غالب ہے تو یہ تمھارا عذر لنگ ہے کیونکہ تم مقررہ میعاد پر آنے والی آخرت پر اس دنیا کو ترجیح دے رہے ہو اور اپنے جسم کو ان کاموں سے دکھ درد جھیلنے پر مجبور کر رہے ہو جنہیں تم کبھی بھی نہیں پا سکتے، تم بڑے ناہنجار ہو، ایمان کی حقیقت کو پہچانتے ہی نہیں، اگر تمہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی کتاب (قرآن مجید) میں شک ہے تو ہمارے پاس آؤ، ہم تمہاری ایسے نور کی طرف راہنمائی کرینگے جس سے تمہارے دل مطمئن ہو جائیں، بخدا تم کم عقلی کا بہانہ بنا کر جان نہیں چھڑا سکتے کیونکہ دنیاوی امور میں تم صائب الرائی ہو اور انہیں بخوبی سرانجام دے رہے ہو، تمہیں کیا ہو گیا ہے تم معمولی سی دنیا پر خوش ہو جاتے ہو اور معمولی سے دنیاوی نقصان پر انتہائی رنجیدہ ہو جاتے ہو تمہارے چہرے اور زبانیں دکھ کے مظہر ہیں اور تم اسے مصیبت کہتے ہو، اور تم دنیا پر گناہوں سے آلودہ زندگی بسر کرتے ہو اور دین کے اکثر احکامات کو نظر انداز کر دیتے ہو اور اس سے نہ تمہارے چہروں پر شکن آتی ہے اور نہ ہی تمہاری حالت میں کوئی تغیر پیدا ہوتا

Marfat.com

ہے۔ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ تم سے بری ہو،تم باہم محبت رکھتے ہو مگر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری کو اپنی بداعمالیوں کیوجہ سے بہت برا سمجھتے ہو۔تم خائن بن گئے اور امیدوں کے پیچھے دوڑنے لگے اور موت کا انتظار ختم کر دیا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں، وہ مجھے تم سے علیحدگی بخشے اور مجھے اپنے محبوب کی خدمت میں پہنچادے، اگر وہ دنیا میں تشریف فرما ہوتے تو میں کبھی تم میں رہنا پسند نہ کرتا، اگر تم میں نیک بننے کی تڑپ موجود ہے تو میں تمہیں بہت کچھ بتا چکا اللہ تعالیٰ سے نعمتوں کا سوال کرو بہت آسانی سے پالو گے، میں اپنے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں۔

دنیا سے دل افسردہ ہونا ایمان کی علامت ہے

حضرت حارث نے سید عالم ﷺ سے عرض کیا میں سچا مسلمان ہوں فرمایا اپنے ایمان پر کیا علامت رکھتا ہے عرض کیا دل میرا دنیا سے افسردہ ہے کہ سونا ور پتھر برابر سمجھتا ہوں اور گویا بہشت و دوزخ میرے سامنے حاضر ہیں۔فرمایا ہوشیار رہ تو نے پایا جو چاہیے تھا۔ پھر فرمایا یہ وہ بندہ ہے کہ اللہ نے دل اس کا روشن کیا۔(سرور القلوب بذکر المحبوب)

دنیا دین کو اس طرح کھاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے غول میں اس قدر خرابی نہیں ڈالتے جس قدر دوستی مال و جاہ کی مسلمانوں کے دل کو تباہ و خراب کرتی ہے نفاق کو دل میں اس طرح اگاتی ہے جس طرح پانی سبزہ کو اور فرماتے ہیں دنیا دین کو اس طرح کھاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔(سرور القلوب بذکر المحبوب)

دنیا شیطان کی دکان ہے

حضرت امام غزالی یحییٰ بن معاذ سے روایت کرتے ہیں دنیا شیطان کی دکان ہے جس نے اس میں سے کچھ لیا شیطان نے اس کا دامن پکڑا اور درھم اور دنیا جب پہلی بار بنائے گئے ابلیس نے انہیں چوم کر آنکھوں پر رکھا اور کہا جو تم سے محبت رکھے خالص بندہ میرا ہے۔

Marfat.com

امام اہلسنّت الشاہ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے والد ماجد مولانا شاہ نقی علی خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے عزیز! جناب احدیت نے طرح طرح کی خرابیاں دنیا کی اور خوبیاں آخرت کی بیان کیں اور صاف فرمادیا جو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیگا اس کا ٹھکانہ دوزخ اور جو آخرت اختیار کرے گا اس کا ٹھکانہ بہشت ہے باوجود اس کے تو دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتا ہے۔ کیا تجھے خدا کے فرمانے پر اعتماد نہیں یا تیرے نزدیک دوزخ بہشت سے بہتر ہے۔ اگر یہ بلا اپنے آرام کے واسطے گوارا کرتا ہے۔ سخت نادانی ہے۔ ہر عاقل جانتا ہے کہ دنیا کے حاصل کرنے میں ہزار طرح کی دقت اور محنت ہوتی ہے۔

(سرور القلوب بذکر المحبوب)

اے عزیز! دنیا خدا کی دشمن ہے خدا کے دوست اس کے دشمن سے محبت نہیں رکھتے، اور دنیا فانی اور آخرت باقی ہے عقلمند فانی کو باقی پر اختیار نہیں کرتے۔

حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص تمام آسمان و زمین والوں کے برابر عبادت کرے اور دنیا سے محبت رکھے قیامت کو ندا کریں گے یہ وہ شخص ہے جو خدا کے دشمن سے محبت رکھتا تھا۔ ولید بن مسلم کہتے ہیں میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا دین کس سے حاصل کروں۔ فرمایا سفیان ثوری سے کہ قدر دنیا اس کے دل میں بالکل نہیں۔ ایک حاکم کہتا ہے جو تیرے پاس ہے پہلے اور کے قبضے میں تھا اور بعد تیرے اور کے قبضے میں ہو جائے گا۔ ایسے بے وفا کے لیے اپنی جان ہلاک نہ کر یقین جان کہ سرمایہ دنیا کا ہوا و ہوس ہے اور سود و نتیجہ اس کا ہاویہ دوزخ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے۔ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى: تو وہ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی تو بے شک جہنم ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔

(سرور القلوب بذکر المحبوب)

دنیا میٹھی اور سرسبز ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

''بے شک دنیا میٹھی ہے اور سرسبز ہے۔ اور بے شک اللہ تعالیٰ اس میں تمہیں خلیفہ بنانے والا ہے اور وہ دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو پس تم دنیا سے ڈرو اور عورتوں سے پرہیز کرو۔ (مسلم شریف: ریاض الصالحین) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' اے اللہ آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں ہے۔ (بخاری شریف، مسلم شریف، ریاض الصالحین)

میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں ایک وفادار دو بے وفا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا'' میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ ۱۔ اس کے اہل وعیال۔ ۲۔ اس کا مال۔ ۳۔ اور اس کا عمل ان میں سے دو لوٹ آتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے اس کے اہل وعیال اور مال واپس لوٹ آتے ہیں اور عمل باقی رہتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' قیامت کے دن دوزخیوں میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں بہت زیادہ نعمتوں سے بہرہ ور ہوا ہوگا اور اس کو آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور پھر اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدم! کیا تو نے کبھی بھلائی دیکھی، کیا کبھی تو نعمت سے بہرہ ور ہوا؟ تو وہ کہے گا: نہیں، خدا کی قسم، اے میرے پروردگار! پھر جنتیوں میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ بدحال تھا اور اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور پھر اس سے پوچھا جائے گا: اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے کبھی سختی دیکھی، کیا تو کبھی سختی سے دوچار ہوا! وہ کہے گا: نہیں، خدا کی قسم! میں کبھی سختی سے دوچار نہیں ہوا اور نہ ہی میں نے کبھی سختی دیکھی: (مسلم شریف، ریاض الصالحین) حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال ایسے ہی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی سمندر میں رکھے اور پھر دیکھے کہ انگلی کس چیز کے ساتھ واپس آئی ہے۔ (ریاض الصالحین)

حضرت ابو العباس سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ایک

Marfat.com

آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول ﷺ! مجھے ایک ایسا عمل بتائیں کہ جس پر میں عمل کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ فرمایا دنیا سے زہد اختیار کر اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے رغبتی اختیار کر، لوگ تیرے ساتھ محبت کریں گے۔'' (ریاض الصالحین)

دنیا سے محبت رکھنے والے کو آخرت نفع نہیں دیتی

حضرت بشر رحمتہ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ فلاں آدمی مر گیا ہے آپ نے فرمایا اس نے دنیا کو جمع کیا اور آخرت کو ضائع کر دیا، لوگوں نے کہا وہ تو یہ یہ نیکیاں کیا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا جس کے دل میں دنیا کی محبت ہو اسے نیکی نفع نہیں پہنچاتی۔

ایک صالح کا قول ہے کہ دنیا ہم سے نفرت کرتی ہے مگر ہم اس کے پیچھے بھاگتے ہیں، اگر وہ بھی ہم سے محبت کرتی ہوتی تو خدا جانے ہمارا کیا حال ہوتا۔ (مکاشفۃ القلوب)

دنیا کے محبّ پر شیطان غالب ہوتا ہے

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا تو شیطان اپنے لشکر کے پاس آیا، انہوں نے شیطان سے کہا کہ ایک نبی مبعوث ہوا ہے اور اس کے ساتھ اس کی امت بھی ہے۔ شیطان نے پوچھا کیا وہ لوگ دنیا کو پسند کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! شیطان نے کہا پھر تو کوئی پرواہ نہیں، اگر وہ بتوں کو نہیں پوجتے تو نہ پوجیں، ہم انہیں تین باتوں میں پھنسائیں گے۔ ۱۔ دوسرے کی چیز لے لینا۔ ۲۔ غیر پسندیدہ جگہوں پر خرچ کرنا۔ ۳۔ اور لوگوں کے حقوق ادا نہ کرنا، یہی تین چیزیں برائیوں کی بنیاد ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب)

مال و جاہ کی محبت انسان کے دین میں تباہی مچاتی ہے

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا'' دو بھوکے بھیڑیے جن کو بھیڑوں میں چھوڑ دیا جائے بھیڑوں کے اندر اتنی تباہی

Marfat.com

نہیں مچاتے جتنی تباہی مال و جاہ کی محبت انسان کے دین میں مچاتی ہے۔" (ریاض الصالحین)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جاگیریں حاصل نہ کرو اس طرح تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔

حضرت ابو عمرو جنہیں ابو عبداللہ اور ابو لیلیٰ بھی کہا جاتا ہے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "آدم کے بیٹے (انسان) کا ان چیزوں کے علاوہ کسی چیز پر کوئی حق نہیں، رہنے کے لیے گھر، ستر پوشی کے لیے کپڑا، موٹی روٹی اور پانی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

مال و دولت بغض و عداوت کا سبب ہیں

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس قادسیہ کا مال غنیمت لایا گیا تو آپ اس میں ہاتھ مار رہے تھے اور دیکھ کر روتے جا رہے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں اے امیر المؤمنین! یہ تو فرحت و سرور کا دن ہے اور آپ ہیں کہ روئے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن (میرے رونے کی وجہ یہ ہے) کہ یہ مال و دولت جسے بھی دیا جاتا ہے ان میں عداوت و بغض رونما ہو جاتا ہے۔

(تنبیہ الغافلین)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطبہ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ میں فرمایا اے لوگو! تم ایک خاص مقصد کے لیے پیدا کیے گئے ہو، اگر تم اس کی تصدیق کرتے ہو تو تم بے وقوف ہو کیونکہ تمہارے اعمال ویسے نہیں ہیں۔ اور اگر تم اسے جھٹلاتے ہو تو ہلاکت میں پڑ گئے ہو، تمہیں اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہنا ہے، بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا ہے، اے بندگانِ خدا! تم ایسے گھر میں رہتے ہو جس کا کھانا گلے میں پھندا ہے اور جس کا پینا اچھو لگنا ہے۔ اگر تم ایک نعمت میں خوش ہوتے ہو تو دوسری نعمت کی جدائی تمہیں مغموم کر دیتی ہے۔ اس گھر کو

Marfat.com

پہچانو جس کی طرف تمہیں لوٹنا ہے اور جس میں تم کو ہمیشہ رہنا ہے، پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ روتے ہوئے منبر سے اتر آئے۔ (مکاشفۃ القلوب)

دنیا کے متعلق بزرگانِ دین کے اقوال

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے بخدا رب نے ایسی قومیں بھی پیدا کی ہیں جنکے سامنے یہ دنیا مٹی کی طرح بے وقار تھی، انہیں دنیا کے آنے جانے کی کوئی پرواہ نہ تھی چاہے وہ اس کے پاس ہو یا اُس کے پاس ہو۔

کسی نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے۔ وہ اس سے راہِ خدا میں دیتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے کیا ایسا شخص (مزید) روزی تلاش کرے تاکہ کچھ اور دنیا حاصل کرے؟ آپ نے فرمایا نہیں، اگر ساری دنیا اسی کے دامن میں سمٹ آئے تب بھی اس کے لیے بس ایک دن کی روزی ہوگی۔

حضرت فضیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ اگر مجھے ساری دنیا کسبِ حلال کی صورت میں مل جائے مگر آخرت کی بھلائی اس میں نہ ہوتو میں اس سے اس طرح دامن بچا کے نکل جاؤں گا جیسے تم مردار سے دامن بچا کے نکل جاتے ہو۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ دنیا کی محبت میں ڈوب کر بنی اسرائیل نے اللہ کی عبادت چھوڑ دی تھی اور بتوں کی عبادت شروع کر دی تھی۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! اگر تو نے دنیا سے بے توجہی برتی اور آخرت کی طرف متوجہ رہا تو ایسے گھر کے قریب پہنچ گیا جو اس گھر (دنیا) سے کئی درجے بہتر ہے۔

جس کی دنیا بڑھ رہی ہو اور آخرت کم ہو رہی ہو مگر وہ اس بات پر راضی ہو تو سمجھ لو کہ وہ شخص فریب خوردہ ہے کہ اس کی صورت مسخ کی جارہی ہے اور اسے محسوس بھی نہیں ہو رہا ہے۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا بخدا میں نے تم جیسی قوم نہیں دیکھی جس چیز سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنارہ کش رہے تم اس میں مگن ہو، بخدا نبی

Marfat.com

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایسے تین دن کبھی نہیں گذرے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر آپکے مال سے زیادہ قرض نہ ہو۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا پڑھ کر فرمایا کہ جانتے ہو کہ یہ کس کا فرمان ہے؟ یہ خالقِ دنیا، مالکِ دنیا رب تعالیٰ کا فرمان ہے۔ خود کو دنیا کی مشغولیت سے بچاؤ، دنیا میں بہت سے شغل ہیں، اگر انسان دنیا کے کسی شغل کا دروازہ کھول دیتا ہے تو اس پر دنیا کے دس اور دروازے خود بخود کھل جاتے ہیں مزید فرمایا کہ انسان کتنا مسکین ہے۔ ایک ایسے گھر پر راضی ہو گیا ہے جس کے حلال کا حساب ہوگا اور حرام پر عذاب۔ اگر وہ کسب حلال سے دنیا حاصل کرتا ہے تو قیامت کے دن اس سے اس کا حساب لیا جائے گا۔ اور اگر مالِ حرام کھاتا ہے تو عذاب میں مبتلا ہوگا۔ انسان مال کو کم سمجھتا ہے مگر افسوس کہ عمل کو کم نہیں سمجھتا، دینی مصیبت پر خوش ہوتا ہے اور دنیاوی مصیبت پر فریاد و فغاں کرتا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دنیا میں آنا آسان ہے مگر اس سے نکلنا سخت مشکل ہے۔

حضرت بشر رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جو شخص اللہ سے دنیا مانگتا ہے گویا وہ اللہ کی بارگاہ میں بہت دیر تک حساب کے لیے ٹھہرنے کا سوال کرتا ہے۔ حضرت ابو حازم رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دنیا میں کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جو تجھے خوش کرے مگر اللہ تعالیٰ نے اس میں ایک ایسی صفت بھی رکھ دی ہے جو تجھے بری معلوم ہوگی۔

حضرت ابو سلیمان رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دنیا کی خواہشات سے وہی شخص رکتا ہے جس کے دل میں آخرت کی فکر ہوتی ہے۔

حضرت ابو حازم رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دنیا کی معمولی سی محبت بھی آخرت سے کافی بے توجہی پیدا کر دیتی ہے۔

حضرت حسن رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ دنیا کی بے قدری کرو، یہ اپنی بے قدری

Marfat.com

کرنے والوں پر بہت آسان ہے۔ مزید ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کی بہتری کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دنیا کا عطیہ دیتا ہے جب وہ ختم ہو جاتی ہے تو اور دے دیتا ہے اور جب بندہ دنیا کو حقیر سمجھنے لگتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بے اندازہ مال و دولت دے دیتا ہے۔

ایک صالح آدمی اپنی دعا میں کہا کرتے تھے اے آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکنے والے! مجھ سے دنیا کو روک لے یعنی مجھے دنیا نہ دے۔

حضرت ابو حازم رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دنیا و آخرت دونوں کے حاصل کرنے میں مشکلات ہیں فرق یہ ہے کہ دنیا و آخرت کے حصول میں آپ کسی کو مددگار نہیں پائیں گے مگر دنیا کے حصول میں جب بھی کسی چیز کی جانب ہاتھ بڑھاؤ گے تو دوسرے بدبخت کو اپنے سے پہلے موجود پاؤ گے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب دنیا کی محبت اور گناہوں نے دل کو اپنا شکار بنالیا ہے، اب اسمیں بھلائی کیسے پہنچ سکتی ہے۔

حضرت وہب بن منبہ رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے جس کا دل کسی دنیاوی چیز سے خوش ہو گیا وہ دانائی سے ہٹ گیا اور جس نے دنیاوی خواہشات کو اپنے پیروں تلے روند دیا شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگتا ہے اور جس کا علم خواہشات پر غالب آ گیا حقیقت میں وہی غالب ہے۔

جناب اسماعیل بن عیاش رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ہمارے دوست دنیا کو خنزیر کا نام دیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم سے دور رہ! اگر انہوں نے دنیا کے لیے اس سے برا نام پایا ہوتا تو ضرور اس کا نام وہی رکھتے۔

حضرت کعب رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے، تم نے دنیا سے اتنی محبت کی ہے کہ اسے پوجنے لگے ہو۔

حضرت یحییٰ بن معاذ الرازی رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ دانا تین ہیں۔

ا۔ وہ شخص کہ اسنے دنیا کو چھوڑ دیا اس سے پہلے کہ دنیا اس کو چھوڑتی۔

Marfat.com

۲۔قبر میں جانے سے پہلے قبر بنالی۔
۳۔وہ شخص جس نے بارگاہِ رب العزت میں جانے سے پہلے رب العزت کو راضی کرلیا۔

مزید فرمایا کہ دنیا کی تمنا ہی انسان کو اللہ کی عبادت سے روک دیتی ہے چہ جائے کہ انسان سراپا دنیا کا ہو جائے (تو کیا حال ہوگا)۔ حضرت بکر بن عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے جو شخص دنیا کے ساتھ دنیا سے بے پروائی برتنا چاہتا ہے وہ شخص آگ کو بھوسے سے بجھا رہا ہے۔ (یعنی اس سے تو آگ اور بھڑکے گی)

جناب بندار رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے کہ جب تو دنیا سے کنارہ کشی کی باتیں کرنے والے دنیا داروں کو دیکھے تو سمجھ لینا کہ یہ شیطان کے مرید ہیں۔ مزید فرمایا جو دنیا کی طرف متوجہ ہوا اس کے شعلے (حرص) نے اسے راکھ کر کے رکھ دیا اور جو آخرت کی طرف متوجہ ہوا اس کے شعلوں نے اسے کندن کا ایک ٹکڑا بنا دیا اور جس نے رب تعالیٰ کی طرف رجوع کیا اس کی وحدت کی آگ نے اسے بے مثال ہیرا بنا دیا۔ (مکاشفۃ القلوب)

دنیا کے متعلق حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کے ارشادات

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ یہ دنیا کوچ کی جگہ ہے، ٹھہرنے کا مقام نہیں ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو سزا کے طور پر اس پر اتارا گیا تھا اس لیے امیر المؤمنین اس سے دور دور رہیے۔

اس دنیا کا توشہ اس کو چھوڑ دینا، اور اس کی سرمایہ داری فقر و فاقہ ہے۔ ہر وقت اپنے چاہنے والوں کو قتل کرتی رہتی ہے۔ عزت والے کو ذلیل اور مالدار کو فقیر بنا دیتی ہے۔ یہ زہر ہے جسے انسان بے خبری میں کھا کر موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔ اس میں جراحت کا علاج کرنے والے مجروح کی طرح طویل دکھ سے بچنے کے لیے کچھ دیر صبر کیجئے، اور طویل بیماری سے بچنے کے لیے کچھ لمحوں تک علاج کی شدت برداشت کیجئے، اور اس فریبی دھوکہ باز سے جو خوب بن ٹھن کر جلوہ نما ہوئی ہے، اور مکر کا جال پھیلائے ہوئے ہے، جھوٹی امیدوں کی فراوانی ساتھ لائی ہے۔ اور ایک ایسی دلہن کا انداز اپنائے ہوئے ہے۔ جسے آنکھیں دیکھنا

Marfat.com

چاہتی ہیں، جس کے دل شیدائی ہیں، اور جانیں اس پر فدائی ہیں، اور یہ تمام چاہنے والوں کو ختم کرتی چلی آئی ہے۔اور مٹاتی چلی جائے گی، کیا کوئی عقلمند اس سے نصیحت حاصل نہیں کرتا؟

جب اس کا عاشق اسے پالیتا ہے تو وہ گمراہ ہو جاتا ہے اور اس سے کامل شغف کے باعث اپنی آخرت کو بھی بھول جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں۔اور وہ دائمی حسرت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔اس پر موت کی سختیاں اور دکھ طاری ہوتے ہیں، کَمَا حَقُّہٗ نہ پانے کی حسرت اور مطلوب تک رسائی حاصل نہ کر سکنے کا افسوس اسے اور زیادہ دکھی بنا دیتا ہے۔اس کی روح شدید دکھ کے عالم میں بغیر کسی زادِ راہ کے نکلتی ہے۔اور اس کے قدم کہیں نہیں ٹکتے۔

امیر المؤمنین! اس سے بچتے رہیے کیونکہ دنیا دار جب اس کی مسرت میں ڈوب جاتا ہے تو وہ اسے دکھ میں مبتلا کر دیتی ہے، اسمیں نقصان پانے والا فریب زدہ ہے اور اسمیں میں نفع پانے والا دوہرا فریب خوردہ ہے۔کیونکہ اس کی وسعت مصائب تک جا پہنچی ہے، اس کا وجود آمادہ فنا ہے۔اس کی خوشی دکھوں میں لپٹی ہوئی ہے، جو اس کا ہو جاتا ہے وہ واپس نہیں لوٹتا اور انجام سے بے خبر رہتا ہے، اس کی امیدیں جھوٹی تمنائیں باطل ہیں، اس کا صاف گدلا اور اس کی عیش مختصر ہے۔انسان اگر غور کرے تو وہ اس کے خطرات میں گھرا ہوا ہے، اس کی نعمتیں پرخطر اور اس کے الم (درد) ہولناک ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس سے تنبیہ کی ہے اور نصیحت فرمائی ہے، اللہ کے ہاں اس کی کوئی قدر نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ نے اس پر کبھی رحمت کی نظر ڈالی ہے۔نبی اکرم ﷺ کے حضور میں اس کے خزانے اور ان کی کنجیاں پیش کی گئیں مگر آپ ﷺ نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اس کی حیثیت مچھر کے پر سے بھی کم ہے۔اگر آپ ﷺ اسے قبول فرما لیتے تب بھی اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کوئی فرق نہ آتا،

دیکھنا! کہیں اس کی محبت میں حکمِ خدا کی مخالفت نہ ہو، اس کی الفت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو اور اسے اس کے خالق کی منشا کے مخالف مقام نہ ملے، اللہ تعالیٰ نے بطور

Marfat.com

آزمائش اسے مومنوں سے پھیر دیا ہے اور اپنے دشمنوں کی فریفتگی کی وجہ سے انہیں دولت سے مالا مال کر دیا، جو بے وقوف اسے پالیتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ شاید اللہ نے اسے عزت دے دی ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی ﷺ نے اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھے تھے۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنے بھائی کی نصیحتیں

حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ دنیا میں حق گو انسانوں میں سے تھے، انہوں نے اپنے بھائی کو خوف خدا کی نصیحت کی اور فرمایا اے بھائی! یہ دنیا لغزش کی جگہ اور رسوا کرنے والا گھر ہے اس کی آبادی ویرانی کی طرف اور اس میں رہنے والے قبروں کی طرف جا رہے ہیں، اس کی قلیل چیز بھی جدا ہونے والی ہے، اس کا تمول مفلسی کی طرف رواں دواں ہے، اس کی کثرت قلب ہے اور اس کی مفلسی میں مالداری ہے، اللہ کی طرف توجہ کر اور اس کے عطا کردہ رزق پر راضی ہو جا، جنت کو دنیا میں گروی نہ رکھو کیونکہ تیری زندگی ڈھلتا ہوا سایہ اور گرتی ہوئی دیوار ہے، لہٰذا عمل زیادہ کر اور امیدیں کم کر دے۔

فقر کا معنی

فقر کے معنی ہیں خالی ہونا فقیر وہ جو مال سے خالی ہو۔ شریعت میں فقیر وہ ہے جس کے پاس مال کم ہو طریقت میں فقیر وہ ہے جس کا دل تکبر و غرور سے خالی ہو اس میں تواضع، انکسار، مساکین سے محبت ہو۔

احناف کے نزدیک فقیر وہ ہے جس کے پاس نصاب سے کم مال ہو۔ اور مسکین وہ جس کے پاس بالکل مال نہ ہو۔ شوافع کے ہاں اس کے برعکس ہے۔ (مراۃ شرح مشکوٰۃ)

ایک فقر مع صبر ہے یعنی فقر کے ساتھ صبر اور ایک فقر مع ضجر ہے یعنی فقر پر بے صبری اور دل تنگی۔ فقر مع صبر اللہ کی رحمت ہے اس کی بہت تعریفیں آئی ہیں جو آگے چل کر آپ

[illegible] فقر مع ضجر [illegible] کے متعلق ارشاد ہوا کہ کبھی فقر کفر

Marfat.com

بن جاتا ہے۔(مرآۃ شرح مشکوٰۃ)

ایک فقر اضطراری ہے یعنی انسان کے پاس کوشش کے باوجود مال و دولت حاصل نہ ہو۔اگر ایسی حالت میں انسان صابرو شاکر رہے تو اسے بڑا اجر حاصل ہوگا۔

ایک فقر اختیاری ہے یعنی مال و دولت ہونے کے باوجود انسان فقر کو پسند کرے اور مال و دولت راہِ خدا میں لٹا دے جیسا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فقر اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فقر تھا۔

آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا اگر میں چاہوں تو احد پہاڑ سونا بن کر میرے پیچھے پیچھے چلے لیکن اَلْفَقْرُ فَخْرِی مجھے فقر پر فخر ہے۔فقر اختیاری کا مقام بہت بلند ہے۔

فضائل فقراء ومساکین

عَنِ ابْنِ عَباسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اطلعت فِی الْجَنَّةِ فَرَأَیْتُ اَکْثَرَ اَهْلِهَا اَلْفُقَرَاءَ واطلعت فِی النَّارِ فَرَأَیْتُ اَکْثَرَاَهْلِهَا النساءَ: متفق علیہ (مشکوٰۃ المصابیح)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،فرماتے ہیں،فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے عام باشندے فقیر لوگ دیکھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو وہاں کے اکثر باشندے عورتیں دیکھیں“۔

کیونکہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی اطاعت کرنے والے اکثر فقراء ہی رہے، آج بھی دیکھ لو کہ علماء،حفاظ وقت پڑنے پر غازی شہید اکثر غریب لوگ ہی ہوتے ہیں،اب بھی مسجدیں،دینی مدرسے غریبوں کے دم سے آباد ہیں،امیروں کے لیے کالج،سینما کھیل تماشے ہیں،فرمان پاک بالکل درست ہے۔(مراۃ شرح مشکوٰۃ)

فقراء مالداروں سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فقراء نے اپنا ایک نمائندہ سرکار بیکس پناہ کی بارگاہ میں بھیجا،جا کر عرض کیا آقا میں فقراء کا قاصد ہوں۔اس پر سرکار

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خدا تجھے بھی خوش رکھے اور ان لوگوں کو بھی جن کے یہاں سے تو آیا ہے۔ تو ایک ایسی قوم کے پاس سے آیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے۔ عرض کی آقا! فقراء عرض کر رہے تھے کہ سرکار ساری بھلائیاں تو مالدار ہی لے گئے۔ وہ حج کر سکتے ہیں ہم نہیں۔ وہ صدقہ کرتے ہیں ہم طاقت نہیں رکھتے۔ بیمار ہوتے ہیں تو اضافی مالوں کو خیرات کر دیتے ہیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری طرف سے فقراء کو بتا دینا کہ تم میں سے جو صبر کا دامن تھامے اور ثواب کی نیت سے کام کرے اسے تین ایسے انعامات ملیں گے جو مالداروں کو نہیں ملیں گے۔

(۱) جنت میں سرخ یاقوت کا ایک بالا خانہ ہے جسے جنتی اس طرح دیکھیں گے جیسے دنیا والے ستاروں کو دیکھتے ہیں اس بالا خانے میں یا تو فقیر نبی یا فقیر شہید یا فقیر مومن ہی داخل ہوگا۔

(۲) فقراء مالداروں سے آدھا دن یعنی پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہو کر اپنی مرضی سے لطف اندوز ہوں گے۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ حکومت کی وجہ سے انبیاء کرام علیہم السلام سے چالیس سال بعد جنت میں داخل ہوں گے۔

(۳) جب فقیر خلوص دل سے سبحان اللہ، الحمد للہ، لاالٰہ الا اللہ اور اللہُ اکبر کہے اور یہی کلمات مالدار آدمی بھی خلوص دل سے کہے پھر بھی غنی فقیر کے سے اجر کو نہیں پہنچ سکتا خواہ ساتھ دس ہزار درہم بھی خرچ کرے اور ایسے ہی دیگر اعمالِ صالحہ کی صورت ہے۔

یہ بات سن کر فقراء کا قاصد واپس پلٹا انہیں یہ خوشخبری سنائی تو وہ کہنے لگے اے ہمارے پروردگار! اے ہمارے پالنہار! ہم راضی ہیں۔ ہم راضی ہیں۔ (تنبیہ الغافلین)

فقراء سے محبت کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے

حضرت فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمان خواہ مالدار ہی ہو اسے فقر اور فقراء سے محبت کرنی چاہئے کیونکہ فقیروں کی محبت دراصل حضور علیہ السلام کی محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فقیروں سے محبت کرنے اور قربِ بخشنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا

Marfat.com

فرمان عالیشان ہے۔ وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ (الکہف ۲۸)'' (اے پیارے محبوب ﷺ) اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں''۔ اس آیت کریمہ کا شانِ نزول کچھ یوں ہے کہ قبیلہ فرازکا رئیس عینیہ بن حصن سرکار ﷺ کی بارگاہ میں آیا اس وقت آپ ﷺ کی بارگاہ میں حضرت سلمان فارسی، حضرت صحیب بن سنان رومی، اور حضرت بلال بن حمامہ حبشی اور دیگر فقیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ ان کے لباس پرانے تھے پسینہ سے بھرے ہوئے تھے۔ عینیہ کہنے لگا ہمیں خصوصی پروٹوکول حاصل ہونا چاہئے جب ہم آئیں تو انہیں اپنے پاس سے دور کر دینا کیونکہ ہمیں ان کی بو سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور ہمارا ٹھکانہ علیحدہ بنانا اس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت کریمہ نازل فرمائی کہ جو لوگ نماز پنجگانہ ادا کر کے رضائے الٰہی کے طالب ہیں۔ دنیا کی عارضی زیب وزینت کی خاطر انہیں حقیر نہ سمجھو اور انہیں مت چھوڑو اور جس شخص کے دل کو ہم نے اپنے ذکر (قرآن) سے غافل کر دیا اس کی بات پہ توجہ نہ کرو۔ اسنے اپنی خواہش کی اتباع کی ہے کہ اس نے فقیروں سے بغض رکھا اس کا یہ سب کچھ کیا ضائع ہوگیا۔

اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو فقراء کی ہم نشینی اور ان کے قرب کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم قیامت تک کے مسلمانوں کے لیے ہے۔ اس لیے ہر مسلمان کو فقیروں سے محبت اور حسن سلوک کرنا چاہئے اور ان کا ہاتھ بٹانا چاہئے کیونکہ بروز قیامت وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرکردہ ہوں گے اور ان کی شفاعت کی امید ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

فقراء بروزِ قیامت اپنے خدمتگاروں کو جنت میں لیجائیں گے

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سرکار شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک شخص اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے اتنی لطافت سے پیش آئے گا جیسے دنیا میں ایک شخص دوسرے سے معذرت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جس قدر تو نے دنیا کو میری خاطر خود سے دور رکھا اتنا

Marfat.com

ہی میں نے تیرے لیے فضیلت وشرافت تیار کر رکھی ہے۔اے میرے عبادت گذار بندے ! جاان صفوں میں داخل ہو جا اور دیکھ جس نے تجھے میری رضا کی خاطر کھلایا، پہنایا تھا اسے پکڑ کر باہر لے آ ؤ۔ وہ پسینے سے شرابور لوگوں میں داخل ہو کر ایک ایک شخص کو دیکھ کر ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں لیجائیگا۔ حضرت حسن رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا فقیروں سے پہچان بڑھاؤ اور ان سے حُسنِ سلوک کرو کیونکہ وہ بہت دولتمند ہیں۔ عرض کی گئی آقا! ان کی دولت کیا ہے؟ فرمایا قیامت والے دن انہیں کہا جائے گا کہ جا کر دیکھو جس شخص نے تمہیں روٹی کا ٹکڑا کھلایا، گھونٹ بھر پانی پلایا اور کپڑا پہنایا اسے ہاتھ سے پکڑ کر جنت کی طرف لیجاؤ۔ (تنبیہ الغافلین)

فقیر کو پانچ عزتیں حاصل ہیں

حضرت فقیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقیر کو پانچ عزتیں حاصل ہیں۔ ۱۔ اس کے نماز وصدقہ کا ثواب مالدار کے عمل سے زیادہ ہوتا ہے۔ ۲۔ جب اسے کوئی مطلوبہ چیز مہیا نہیں ہوتی تو اس کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔ ۳۔ جنت میں وہ آگے آگے ہوں گے۔ ۴۔ آخرت میں ان کا حساب وکتاب کم ہوگا۔ ۵۔ انہیں خفت بھی کم ہوگی۔ کیونکہ مالدار تو اس دن فقیر ہونے کی تمنا کریں گے لیکن فقیروں کو یہ تمنا ہرگز نہ ہوگی کہ کاش وہ مالدار ہوتے اور یہ سب کچھ احادیث سے ثابت ہے۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ ایک درہم صدقہ ایک لاکھ درہم سے بڑھ سکتا ہے، عرض کی گئی آقا وہ کیسے؟ فرمایا ایک شخص اپنے پہاڑ جیسے مال سے لاکھ روپے نکال کر صدقہ کرتا ہے اور دوسرا شخص جو صرف دو درہموں کا مالک ہوتا ہے اُن سے خوشی خوشی ایک درہم دے دیتا ہے۔ تو یوں ایک درہم والا انسان لاکھ درہم والے انسان سے بڑھ جاتا ہے۔

حضرت حسن رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک دفعہ صحابہ کرام نے عرض کیا آقا جب ہم کسی چیز کا شوق رکھیں لیکن اس کے حصول کی طاقت نہ ہو تو کیا اس پر

Marfat.com

ہمیں اجر ملے گا؟ فرمایا اگر تمہیں اس پر اجر نہ ملے تو پھر کس چیز پر اجر ملے گا۔

حضرت ضحاک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بازار جائے وہاں اسے کوئی چیز نظر آئے اور اسے خریدنا چاہے پھر رک جائے اور ایسا ثواب کی نیت سے کرے تو اسے راہِ خدا میں خرچ کردہ دس لاکھ درہم سے زیادہ ثواب ہوگا۔ (تنبیہ الغافلین)

حضور علیہ السلام کے محبوں کی طرف فقر دوڑ کر آتا ہے

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! ﷺ خدا کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا دیکھ لو کیا کہہ رہے ہو؟ عرض کی: خدا کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں تین مرتبہ اس نے ایسے ہی کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر کے لیے پہناوا تیار کر لے کیونکہ جو مجھ سے محبت کرتا ہے اس کی طرف فقر اس سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے جس طرح سیلاب اس جگہ کی طرف جاتا ہے جہاں اسے ختم ہونا ہوتا ہے۔ (ریاض الصالحین)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب فقیر ہوتے ہیں۔ کیونکہ مخلوق میں سب سے پسندیدہ اللہ تعالیٰ کے ہاں انبیاء کرام علیہم السلام ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کو فقر میں مبتلا کیا ہے۔

(تنبیہ الغافلین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ اللہ ﷺ نے فرمایا بہت سے پراگندہ بال دروازوں سے نکالے ہوئے اگر اللہ پر قسم کھالیں، تو اللہ تعالیٰ انہیں بری کرے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سعد نے سمجھا کہ انہیں اپنے نیچوں پر بزرگی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ اپنے کمزوروں کی برکت سے ہی مدد کیے جاتے ہو، اور روزی دیے جاتے ہو۔ (مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم جنت کے دروزے پر کھڑے ہوئے تو وہاں داخل ہونے والے عموماً مسکین لوگ تھے، اور مالدار روکے ہوئے تھے، سوائے اس کے کہ آگ والوں کو آگ کی طرف (یعنی جہنم کی طرف) جانے کا حکم دے دیا گیا تھا، اور میں آگ (جہنم) کے دروازے پر کھڑا ہوا تو وہاں عام داخل ہونے والی عورتیں تھیں: (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے فرماتے ہیں ایک شخص رسول اللہ ﷺ پر گذرا، تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص سے پوچھا جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا تھا، کہ اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے۔ وہ شخص بولا یہ شخص شریف لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم اس لائق ہے کہ اگر پیغام دے تو نکاح کر دیا جاوے اور اگر سفارش کرے تو قبول کر لی جاوے، راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ پھر دوسرا آدمی گذرا، تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ بولا یا رسول اللہ ﷺ یہ فقیر مسلمانوں میں سے ہے اس لائق ہے کہ اگر پیغام دے تو اس کا نکاح نہ کیا جاوے اور اگر سفارش کرے تو سفارش قبول نہ کیجاوے تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اس جیسے (پہلے گذرنے والے شخص جیسے) زمین بھر کے آدمیوں سے بہتر ہے۔
(مشکوٰۃ المصابیح)

تذکرہ زُہدِ نبوی ﷺ

حضرت ام المؤمنین عائشۃ الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ساری حیات طیبہ میں کبھی بھی مسلسل تین دن تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

دوسری رواىت میں ہے کہ کبھی متواتر دو دن سیر ہو کر جو کی روٹی بھی تناول نہیں فرمائی حالانکہ اگر آپ چاہتے اللہ تعالیٰ اس قدر عطا فرما دیتا جس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔

ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی آل نے گندم کی روٹی آخری وقت تک شکم سیر ہو کر نہیں کھائی۔

Marfat.com

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ ہم ایسے آل محمد ﷺ ہیں کہ بعض اوقات پورا مہینہ گذر جاتا لیکن ہمارے گھروں میں آگ جلانے کی نوبت ہی نہ آتی بلکہ کھجوروں اور پانی پر ہی گذر اوقات ہوتی رہتی۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وقتِ وصال تک رسول اللہ ﷺ نے کبھی شکم سیر ہو کر جو کی روٹی بھی نہیں کھائی اور یہی حالت آپ کے اہلِ بیت کی رہی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اہل بیت بعض اوقات کئی کئی راتیں متواتر بھوکے رہتے اور رات کا کھانا میسر ہی نہ آتا۔

(شفاء شریف)

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے شکم سیر ہو کر کبھی نہیں کھایا اور کبھی فاقہ کا شکوہ کسی سے نہیں فرمایا۔ ناداری (فقر) حضور علیہ السلام کی غِنیٰ (دولتمندی) سے زیادہ پیاری تھی۔ کبھی ایسا ہوتا کہ بھوک کی وجہ سے رات بھر نیند نہیں آتی مگر اگلے دن کا روزہ پھر رکھ لیتے تھے۔ اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے تو خدا تعالیٰ خزائن ارض (زمین کے خزانوں) کی کنجیاں اور ثمرات وتمتعاتِ زندگی کی افزائشیں سب ہی عطا فرما دیتا۔

میں حضور ﷺ کے فاقہ کی حالت کو دیکھ کر رو پڑتی۔ اپنا ہاتھ حضور ﷺ کے پیٹ پر پھیرا کرتی (کہ فاقہ سے کیسے دب گیا ہے) اور کیا کرتی۔ واری جاؤں دنیا میں سے اتنا ہی قبول کر لیجئے جو جسمانی طاقت کے رکھنے کو کافی ہو تو جواب میں فرما دیتے۔ عائشہ! مجھے دنیا سے کیا کام میرے بھائی اولوالعزم رسول تو اس سے بھی زیادہ حالت پر صبر کیا کرتے تھے وہ اسی چال پر چلے اور خدا کے سامنے گئے خدا نے ان کا اکرام کیا اور ان کو پورا پورا ثواب دیا اب اگر میں آسودگی زندگی کو پسند کرتا ہوں تو مجھے یہ بھی شرم لگتی ہے کہ کل کو ان سے کم رہ جاؤں دیکھو مجھے تو جو چیز سب سے پیاری ہے وہ یہ ہے کہ اپنے بھائیوں اور خلیلوں سے

Marfat.com

جاملوں۔ (رحمۃ اللعالمین جلد دوم)

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ نے فرمایا اس واقعہ کے بعد آپ ﷺ نے ایک ماہ سے زیادہ اس دنیا میں قیام نہ فرمایا تھا۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کوئی خاص بستر نہ رکھتے تھے صرف ایک بچھونا ہوتا تھا جس میں روئی نہ ہوتی تھی بلکہ اس کی بجائے کھجور کے درخت کی چھال ہوتی تھی۔ ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ایک چادر تھی میں اس کو دوتہیں بنا کر بچھا دیتی تھی اس کے اوپر آپ ﷺ آرام فرمایا کرتے تھے۔ ایک رات بستر کو زیادہ نرم کرنے کے لیے میں نے اس کی چار تہیں بنا دیں جب صبح ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا تم نے آج رات میرے لیے کیا چیز بچھا رکھی تھی تو میں نے گذارش کی حضور وہی بستر تھا جو ہر روز بچھایا کرتی ہوں لیکن آج رات میں نے اس کو چار تہیں بنا کر بچھایا تھا تو آپ ﷺ فرمانے لگے اس کو پہلے کی طرح رکھا کرو کیونکہ اس کی زیادہ نرمی مجھے رات کے وقت نماز سے روکتی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی عادت شریفہ تھی کہ کبھی آپ ﷺ تختے پر آرام فرماتے تھے اور کبھی کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی چٹائی پر اور اس چٹائی کے نشان آپ ﷺ کے جسم اطہر پر پڑ جاتے تھے۔ (مدارج النبوۃ جلد اول)

حضرت ابوہریرہ ایک قوم کے پاس سے گذرے جن کے آگے بکری کا بھنا ہوا گوشت رکھا ہوا تھا۔ انہوں نے آپ کو شریک طعام ہونے کے لیے بلایا مگر آپ نے یہ فرما کر انکار کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے اور جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھائی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی خوان پر کھانا نہ کھایا اور نہ باریک روٹی تناول فرمائی۔

حضورِ اقدس ﷺ کے دولت خانہ میں بعض دفعہ دو دو مہینے آگ روشن نہ ہوا کرتی

Marfat.com

تھی اور صرف پانی اور چھواروں پر گذارہ ہوتا تھا۔ بعض وقت آپ ﷺ بھوک کی شدت سے پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے پیٹ پر ایک ایک پتھر بندھا ہوا دکھایا۔ پس آپ ﷺ نے اپنے پیٹ مبارک پر دو پتھر بندھے دکھائے۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیاں ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو میرے گھر کے طاق میں سوائے آدھے پیمانہ جو کے کچھ کھانے کو نہ تھا۔ اور آپ ﷺ کی زرہ ایک یہودی کے ہاں تیس صاع جو کے عوض گروی تھی جو آپ ﷺ نے اپنے اہل وعیال کے نفقہ کے لیے لیے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ بوریائے خرما پر سوئے ہوئے تھے۔ اٹھے تو اس کے نشان آپ ﷺ کے پہلوئے مبارک پر پڑے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ ﷺ کے لیے گدا بنوا دیتے ہیں آپ نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا غرض دنیا میں میرا حال اس سوار کے مانند ہے جو ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ جاتا ہے پھر اس کو چھوڑ کر آگے بڑھتا ہے۔

آنحضرت ﷺ اپنے اہل وعیال کے لیے بھی زہد کی زندگی پسند فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کے حجرے کھجور کی شاخوں سے بنے ہوئے تھے جن کی چھت کہگل کی ہوتی تھی اور وہ قدِ آدم (انسان کے قد) سے کچھ ہی اونچے تھے۔ پہننے کے لیے ان میں سے ہر ایک کے پاس صرف ایک ایک جوڑا کپڑا تھا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر کا قصد (ارادہ) فرماتے تو اپنے اہل وعیال میں سے سب سے اخیر حضرت فاطمہ زہرا سے مل کر جاتے اور واپس آ کر سب سے پہلے حضرت فاطمہ زہرا، رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملتے ایک

Marfat.com

دفعہ آپ ﷺ کسی غزوہ سے تشریف لائے۔ حضرت فاطمہ نے اپنے دروازہ پر پردہ لٹکایا ہوا تھا اور حضرت امام حسن اور (امام) حسین (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو چاندی کے کنگن پہنائے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ حسبِ معمول حضرت فاطمہ کے یہاں آئے تو اندر داخل نہ ہوئے اور تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہ نے خیال کیا کہ زینت و زیور نے ہی آنحضرت ﷺ کو اندر آنے سے روکا ہے۔ اس لیے پردے کو پھاڑ ڈالا اور بچوں کے ہاتھوں سے کنگن نکال دیئے۔ حضرت حسنین روتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ حضور ﷺ نے کنگن ان سے لے لیے اور فرمایا ثوبان! یہ زیور فلاں شخص کی آل کے پاس لے جا کیونکہ یہ میرے اہلبیت ہیں۔ میں پسند نہیں کرتا کہ یہ اپنی دنیوی زندگی میں لذائذ (لذتوں) سے حظ (حصہ اور فائدہ) اٹھائیں۔

ثوبان! فاطمہ کے لیے ایک عصب کا ہار اور عاج (ہاتھی دانت) کے دو کنگن خرید لاؤ۔

ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لے گئے مگر اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو حضرت فاطمہ نے ان سے ذکر کر دیا۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ کے دروازے پر مخطط پردہ لٹک رہا تھا۔ پھر فرمایا کہ مجھے دنیا سے کیا غرض جب حضرت علی نے حضرت فاطمہ سے بیان کیا تو وہ بولیں کہ حضور انور ﷺ اس بارے میں جو چاہیں ارشاد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں حاجت مند اہل بیت کو دے دیں۔

اسی طرح حضرت علی فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے ایک حلہ سیراء (مخطط یا ریشمی) بطور ہدیہ عطا فرمایا میں نے اسے پہن لیا۔ یہ دیکھ کر حضور انور ﷺ کے چہرہ انور پر غضب کے آثار نمودار ہوئے۔ میں نے اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت علی بن ابی طالب کی دعوت کی اور کھانا تیار ہوا تو حضرت فاطمہ زہرا نے کہا کیا خوب ہو اگر ہم رسول اللہ ﷺ کو بھی شریک طعام کر لیں۔ چنانچہ ہم نے آپ ﷺ کو بلایا آپ ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے دروازے کے بازوؤں پر اپنا

Marfat.com

ہاتھ مبارک رکھا اور گھر کے ایک طرف پردہ لٹکتا دیکھ کر واپس تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمہ زہرا نے حضرت علی سے کہا جایئے اور دیکھیے کہ آپ ﷺ کس واسطے واپس تشریف لے گئے۔ حضرت علی نے آپ ﷺ سے واپسی کا سبب دریافت کیا تو فرمایا یہ پیغمبر کی شان کے خلاف ہے کہ زیب وزینت والے گھر میں داخل ہو۔

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ میں تشریف لے گئے تھے۔ میں آپ ﷺ کی واپسی کا انتظار کیا کرتی تھی۔ ہمارے ہاں ایک رنگین فرش تھا میں نے اسے چھت کے ایک شہتیر پر لپیٹ دیا۔ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آگے بڑھ کر عرض کیا السلام علیک یارسول اللہ ورحمتہ اللہ و برکاتہ، سب ستائش خدا کے لیے ہے جس نے آپ ﷺ کو شرف و بزرگی بخشی'' آپ ﷺ نے گھر میں بساط (فرش) رنگین دیکھ کر میرے سلام کا جواب نہ دیا۔ میں نے آپ ﷺ کے چہرہ مبارک پر کراہت کے آثار دیکھے۔ آپ ﷺ نے اس فرش کو پھاڑ ڈالا اور فرمایا کہ خدا نے جو کچھ ہمیں دیا ہے اس کے بارے میں ہمیں یہ حکم نہیں دیا کہ اینٹ پتھر کو پہنا دیں۔ بس میں نے اس کے دو تکیے بنا لیے جن میں کھجور کی چھال بھر دی آپ ﷺ نے اس پر اعتراض نہ فرمایا۔

(سیرت رسول عربی)

واضح رہے کہ آنحضرت ﷺ کا یہ زہد اختیاری تھا خدا تعالیٰ نے تو زمین کے خزانوں کی کنجیاں آپ ﷺ پر پیش کیں۔ مگر آپ ﷺ کی ہمت عالی نے عبودیت و زہد کو پسند فرمایا۔

آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا'' اگر تو چاہے تو تیرے واسطے وادئ مکہ کو سونا بنا دوں'' مگر میں نے عرض کیا'' اے میرے پروردگار میں یہ نہیں چاہتا۔ بلکہ یوں چاہتا ہوں کہ ایک دن سیر ہو کر کھاؤں اور دوسرے روز بھوکا رہوں۔ جب بھوکا رہوں تو تیرے آگے زاری وعاجزی کروں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیری حمد اور تیرا شکر ادا کروں۔

Marfat.com

اس میں شک نہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتوحات بکثرت ہوئیں۔ مگر جو کچھ آتا راہِ خدا میں اٹھا دیتے اور خود زہد کی زندگی بسر کرتے۔ یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال مبارک ہوا تو بدن مبارک پر صرف ایک کملی اور تہبند تھا۔ کملی میں پیوند پر پیوند لگے ہوئے تھے اور نمدہ کی طرح ہوگئی تھی۔

تہبند کا کپڑا بھی پیوندوں کی کثرت سے موٹا ہوگیا تھا۔ (سیرت رسول عربی) ایک روز جبرائیل امین علیہ السلام بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اللہ تعالیٰ آپ کو سلام فرماتے ہیں اور کہتے ہیں: کیا آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ میں ان پہاڑوں کو سونا بنا دوں اور جدھر آپ تشریف لے جائیں وہ آپ کے ساتھ جائیں۔

یہ سن کر کچھ دیر کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک جھکا لیا اور غور و فکر کرنے لگے کہ اس خداوندی پیشکش کا کیا جواب دوں۔ تھوڑی دیر کے بعد سر مبارک اٹھایا فرمایا "اے جبرائیل! دنیا اس شخص کا گھر ہے جس کا اور کوئی گھر نہ ہو اور یہ اس کا مال ہے جس کے پاس کوئی مال نہ ہو۔ اس دنیا کو وہ آدمی جمع کرتا ہے جو عقل و دانش سے محروم ہو۔"

سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ جواب سن کر حضرت جبرئیل نے عرض کی۔ اے اللہ کے محبوب! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ حق پر ثابت قدم رکھے۔

نیز امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک حدیث شریف ذکر کی ہے۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے زمین کے سارے خزانوں کی کنجیاں، عطا فرمائی ہیں۔

وہ حدیث شریف قارئین کی خدمت میں مع ترجمہ و تشریح پیش کی جاتی ہے تاکہ ان کو اس بارے میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔ فَصَلّٰی عَلٰی قَتْلٰی اُحُدٍ کَاَنَّہٗ مُوَدِّعٌ اَصْحَابَہٗ عَنْ قَرِیْبٍ ثُمَّ طَلَعَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنِّیْ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ فَرَطٌ وَاَنَا عَلَیْکُمْ شَهِیْدٌ وَاِنَّ مَوْعِدَ کُمُ الْحَوْضُ وَاِنِّیْ لَاَ نْظُرُ اِلَیْهِ مِنْ مَقَامِیْ هٰذَا وَاِنِّیْ قَدْ اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَآئِنِ الْاَرْضِ وَاِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْ بَعْدِیْ وَلٰکِنْ اَخْشٰی عَلَیْکُمُ الدُّنْیَا اَنْ تُنَا فِسُوْا فِیْهَا وَتَهْلِکُوْا کَمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ۔

Marfat.com

حضور اکرم ﷺ ایک روز شہداء احد کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے لیے دعائے مغفرت کی اور انہیں الوداعی سلام فرمایا۔ پھر حضور ﷺ واپس تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا میں تمھارا پیشرو ہوں۔اور میں تم پر گواہی دونگا۔میری اور تمہاری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے۔اور میں یہاں منبر پر بیٹھ کر حوض کوثر کو دیکھ رہا ہوں۔ اور مجھے زمین کے خزانوں کی ساری کنجیاں عطا فرمائی گئی ہیں۔ مجھے یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم دنیا کو جمع کرنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے۔اس وجہ سے تم ہلاک ہو گے جس طرح پہلی قومیں اس وجہ سے ہلاک ہوئیں۔اس الوداعی پیغام میں جو ہادی برحق ﷺ نے اس دنیا سے رحلت کرنے سے چند روز قبل منبر پر بیٹھ کر اپنی امت کو پہنچایا اس سے کئی مسائل ثابت ہو جاتے ہیں۔

(۱) ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو اتنی بینائی عطا فرمائی ہے کہ اپنی مسجد میں منبر پر بیٹھ کر حوض کوثر کا ملاحظہ فرما رہے ہیں۔مدینہ طیبہ سے حوض کوثر کی دوری کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو جو بینائی مرحمت فرمائی اس کے سامنے یہ دوریاں اور فاصلے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔

(۲) دوسرا یہ مسئلہ حضور ﷺ نے حل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی زمین کے سارے خزانوں کی کنجیاں اپنے حبیب ﷺ کو مرحمت فرمائیں۔

(۳) نیز رحمتِ عالم ﷺ نے اس بات کا اعلان فرمایا کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں قطعاً اندیشہ نہیں کہ میرے یہاں سے رخصت ہونے کے بعد شرک کریں گے۔فرمایا مجھے تمہارے بارے میں اگر اندیشہ ہے تو یہ کہ دولت جمع کرنے میں تم ایک دوسرے سے مقابلہ کرو گے اور یہ چیز تمہاری ہلاکت کا باعث بنے گی جسطرح پہلی قوموں کی ہلاکت کا باعث بنی۔اس ارشاد نبوی سے واضح ہو گیا کہ حضور ﷺ کی امت میں کوئی شخص شرک کا مرتکب نہیں ہوگا۔وہ حضرات جو امتِ مسلمہ پر شرک کے فتوے لگانے میں بڑے جری ہیں وہ اللہ کے پیارے رسول کے اس ارشاد پر غور کریں اور اس فتنہ طرازی سے باز آئیں۔(ضیاء النبی)

Marfat.com

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہمیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک چادر اور ایک موٹا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا حضور ﷺ کا انتقال اِن دو کپڑوں میں ہوا تھا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عالم غربت

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم ﷺ مجھ سے حُسن ظن رکھتے تھے، ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا اے عمران! تمھارا میرے نزدیک ایک خاص مقام ہے، کیا تم میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عیادت کو چلو گے؟ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان، ضرور چلوں گا چنانچہ ہم روانہ ہو گئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازہ پر پہنچے، آپ ﷺ نے دروازہ کھٹکھٹایا اور سلام کے بعد اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا تشریف لائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے، پوچھا گیا، حضور! دوسرا کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا عمران! حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بولیں، رب ذوالجلال کی قسم جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں صرف ایک چادر سے تمام جسم چھپائے ہوئے ہوں۔ آپ ﷺ نے دست اقدس سے اشارہ فرمایا تم ایسے ایسے پردہ کر لو، انہوں نے عرض کیا اس طرح میرا جسم تو ڈھک جاتا ہے مگر سر نہیں چھپتا، آپ ﷺ نے ان کی طرف ایک پرانی چادر پھینکی اور فرمایا تم اس سے سر ڈھانپ لو، اس کے بعد آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے اور سلام کے بعد پوچھا، بیٹی کیسی ہو؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا حضور مجھے دوہری تکلیف ہے، ایک بیماری کی تکلیف اور دوسرے بھوک کی تکلیف، میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے جسے کھا کر بھوک مٹا سکوں، رسول اللہ ﷺ یہ سن کر اشکبار ہو گئے اور فرمایا بیٹی! گھبراؤ نہیں، رب ذوالجلال کی قسم میرا رب کے یہاں تم سے زیادہ مرتبہ ہے مگر میں نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا ہے، اگر میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو مجھے ضرور کھلائے مگر میں نے دنیا پر آخرت کو ترجیح دی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے

Marfat.com

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا خوش ہو جاؤ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو انہوں نے پوچھا حضرت آسیہ اور مریم کہاں ہونگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آسیہ اپنے زمانے کی عورتوں کی اور تم اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار ہو، تم جنت کے ایسے محلات میں رہو گی جس میں کوئی عیب، کوئی دکھ اور کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا اپنے چچازاد کے ساتھ خوش رہو، میں نے تمہاری شادی دنیا و آخرت کے سردار کے ساتھ کی ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

اصحاب صفہ اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت فقر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے اصحاب صفہ میں سے ستر حضرات کو دیکھا ہے جس میں سے کسی کے پاس بڑی چادر نہیں تھی۔ اُن کے پاس یا تو تہبند ہوتا اور یا ایک کپڑا جسے وہ اپنی گردن سے باندھ لیتے۔ کسی کا کپڑا آدھی پنڈلی تک پہنچتا اور کسی کا ٹخنوں تک۔ اور وہ ہاتھوں کے ساتھ کپڑے کو اکٹھا رکھنے کی کوشش کرتے کہ کہیں ستر (شرمگاہ) نہ کھل جائے۔ (بخاری شریف)

حضرت محمد بن سیریں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میں نے اپنی یہ حالت بھی دیکھی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ کے درمیان بے ہوش ہو کر گر پڑتا کوئی آدمی آتا اور میری گردن پر پاؤں رکھ دیتا وہ سمجھتا کہ مجھ پر جنون کی کیفیت طاری ہے حالانکہ مجھے جنون وغیرہ کچھ نہ ہوتا یہ حالت بھوک کی وجہ سے ہوتی تھی۔ (بخاری شریف)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کے عوض اپنی زرہ گروی رکھی اور میں جو کی روٹی اور پگھلی ہوئی متغیر شدہ چربی لے کر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو نہ کبھی صبح کو صاع بھر طعام میسر آیا اور نہ شام کو"۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل نو گھروں پر مشتمل ہے۔ (بخاری شریف)

Marfat.com

حضرت خالد بن عمر العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: عتبہ بن غزوان جو بصرہ کے امیر تھے انہوں نے ہمیں خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور پھر فرمایا: اما بعد! بے شک دنیا نے اپنے خاتمے کا اعلان کر دیا ہے اور وہ بڑی تیزی سے جارہی ہے اور اس دنیا میں سے اسی قدر باقی رہ گیا ہے جتنا کہ برتن کا تلچھٹ اور اس کا مالک اس سے فائدہ حاصل کر رہا ہے۔ تم اس دنیا سے اس گھر کی طرف منتقل ہونے والے ہو جس کو فنا نہیں۔ اس لیے جو چیز تمہارے پاس سب سے بہتر ہے اس کو لے کر اس گھر کی طرف انتقال کرو۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جہنم کے کنارے سے ایک پتھر پھینکا جائے گا وہ پتھر ستر سال تک جہنم میں نیچے کی طرف چلتا جائے گا لیکن اس کے باوجود وہ جہنم کی تہہ تک نہیں پہنچے گا۔ اور خدا کی قسم! اس جہنم کو ضرور پر کیا جائے گا کیا تمہیں اس پر تعجب ہے'' اور ہم سے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جنت کے دو کواڑوں کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہوگی اس پر ایک دن ضرور ایسا آئے گا جب وہ ہجوم سے پر ہو جائے گا'' میں نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں حضور ﷺ کی معیت میں سات آدمیوں میں سے ساتواں تھا۔ ہمارے پاس درخت کے پتوں کے علاوہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہو گئیں۔ میں نے ایک چادر حاصل کی اور اسے اپنے اور سعد بن مالک کے درمیان تقسیم کر دیا۔ نصف چادر کو میں نے تہہ بند کے طور پر استعمال کیا اور نصف کو سعد بن مالک نے اور آج ہم میں سے ہر ایک کسی شہر کا امیر ہے۔ میں اس بات سے خداوند کریم کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں تو اپنے آپ کو عظیم سمجھوں لیکن خدا کے نزدیک میں بہت حقیر سمجھا جاؤں۔ (مسلم شریف)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں وہ پہلا عرب ہوں جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تیر چلایا۔ ہم حضور ﷺ کی معیت میں جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس کیکر کے پتوں کے علاوہ کھانے کو کچھ نہ ہوتا تھا قضائے حاجت کے وقت ہمارا فضلہ (پاخانہ) بکری کی مینگنیوں کی طرح ہوتا تھا جس پر لیسدار مادے کا نام ونشان تک نہ ہوتا۔ (بخاری ومسلم)

Marfat.com

حضرت عروہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتی تھیں: خدا کی قسم! اے بھانجے! ہم ایک چاند کے بعد دوسرا چاند دیکھتے دو ماہ میں تین چاند دیکھتے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی۔ عروہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: اے خالہ جان! آپ کی گذر اوقات کیسے ہوتی تھی۔ فرمایا ہماری گذر اوقات دو سیاہ چیزوں پر ہوتی تھی یعنی کھجور اور پانی پر اس کے علاوہ کچھ انصار حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوسی تھے انہوں نے کچھ شیر دار اونٹنیاں (یا بکریاں) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ دینے کے لیے مختص کر رکھی تھیں۔ اور وہ ان کا دودھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیج دیا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دودھ ہمیں پلا دیتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین پر رکھتا اور بھوک کی وجہ سے میں پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا ایک دن میں اس راستہ پر بیٹھ گیا جس سے لوگ باہر جاتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گذرے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے دیکھ کر مسکرا دیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے چہرے کے آثار کو دیکھ کر میری حالت کو سمجھ گئے پھر فرمایا: اے ابو ہریرہ!'' عرض کی لبیک یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فرمایا میرے ساتھ چلو'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چل دیے اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں داخل ہوئے۔ اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی اور مجھے بھی اندر داخل ہونے کی اجازت عطا فرمائی اور میں بھی اندر داخل ہو گیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک پیالے میں دودھ دیکھا تو فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ اہل خانہ نے عرض کی فلاں صحابی یا صحابیہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہدیۃً بھیجا ہے۔ فرمایا: ابو ہریرہ! میں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فرمایا: جا کر اہل صفہ کو بلا لاؤ: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان ہیں نہ ان کو گھر بار سے رغبت ہے نہ مال و دولت سے اور نہ وہ کسی شخص کا سہارا لیتے ہیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صدقہ کا مال آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ مال ان اصحاب صفہ کی طرف بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں لیتے تھے۔ اور

Marfat.com

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کوئی ہدیہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس بھیجتے اور اس میں سے خود بھی استعمال فرماتے اور ان کو بھی شریک فرماتے۔ مجھے یہ بات ناگوار گذری اور میں نے دل میں کہا: اہل صفہ کا اس دودھ سے کیا بنے گا میں اس کا زیادہ مستحق تھا کہ اس دودھ سے چند گھونٹ پیتا اور کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب اصحاب صفہ آجائیں گے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ہی ارشاد فرمائیں گے کہ ان کو دودھ پیش کروں۔ اس صورت میں بڑا مشکل ہے کہ دودھ کے چند گھونٹ مجھ تک پہنچیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے بغیر چارہ نہ تھا۔ میں اصحاب صفہ کے پاس گیا اور ان کو بلا لایا۔ وہ آئے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت طلب کی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی اور وہ گھر میں بیٹھ گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ پیالہ پکڑو۔ اور ان کو دودھ پلاؤ'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے پیالہ پکڑا میں وہ پیالہ ایک شخص کو دیتا وہ سیر ہو کر دودھ پیتا اور پھر پیالہ مجھے لوٹا دیتا۔ حتیٰ کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچا اور تمام لوگ سیر ہو چکے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیالہ پکڑ کر اپنے دست اقدس پر رکھا پھر میری طرف دیکھ کر تبسم فرمایا: اور فرمایا: ''ابو ہریرہ!'' عرض کی: لبیک یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں'' عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے سچ فرمایا۔ فرمایا: بیٹھو اور پیو''۔ میں بیٹھ گیا اور دودھ پینے لگا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پیو۔ میں نے پیا۔ آپ مسلسل فرماتے رہے: پیو! حتیٰ کہ میں نے عرض کی: نہیں، قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اب مزید گنجائش نہیں: فرمایا مجھے دکھاؤ'' میں نے پیالہ پیش کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی، بسم اللہ پڑھی اور باقی دودھ نوش فرمایا۔ (بخاری شریف)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے فرمایا ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے ایک انصاری آیا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو السلام علیکم کہا اور پھر واپس پلٹ گیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انصاری بھائی! برادرم سعد بن عبادہ کا کیا حال ہے؟ انصاری نے عرض کی: ٹھیک ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون اس کی عیادت کے لیے جائے گا، یہ

Marfat.com

فرما کر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور ہم بھی حضور ﷺ کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہم دس سے کچھ زیادہ آدمی تھے۔ ہمارے پاس نہ جوتے تھے نہ موزے نہ ٹوپیاں تھیں نہ قمیصیں ہم چٹیل زمین پر چلتے رہے حتیٰ کہ ہم سعد کے ہاں پہنچ گئے ان کی قوم کے افراد پیچھے ہٹ گئے اور حضور ﷺ اور آپ کے ہمراہی صحابہ کرام نزدیک ہوئے۔ (مسلم شریف)

حضرت فضالہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضوا کرم ﷺ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو کچھ آدمی نماز کے اندر حالت قیام میں بھوک کی شدت کی وجہ سے گر پڑتے اور یہ لوگ اصحاب صفہ ہوتے۔ حتیٰ کہ اعرابی کہنے لگتے: یہ لوگ پاگل ہیں۔ جب حضور ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے: اگر تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا ہے تو تم اس بات کو پسند کرو کہ تمہارے فاقے اور حاجتمندی میں اور اضافہ ہو۔ (ترمذی شریف)

حضرت ابو عبداللہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہمیں حضور ﷺ نے قافلہ قریش کے مقابلہ پر بھیجا اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہمارا امیر مقرر فرمایا اور زادِ راہ کے طور پر ہمیں کھجوروں کی ایک بوری عنایت فرمائی۔ حضرت ابو عبیدہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے۔ پوچھا گیا تم ایک کھجور پر کیسے گذارہ کرتے تھے؟ تو فرمایا ہم اس کو چوستے جس طرح بچہ چوستا ہے اور اوپر سے پانی پی لیتے۔ تو وہ اس دن شام تک ہمیں کافی ہو جاتی۔ ہم اپنے نیزوں سے پتے گراتے انہیں پانی میں تر کرتے اور کھا لیتے۔ فرماتے ہیں ہم سمندر کے کنارے پر چل رہے تھے کہ ہمیں کنارے پر ریت کے بڑے ٹیلے کی طرح کی کوئی چیز نظر آئی۔ ہم اس کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہ ایک جاندار ہے جسے عنبر (مچھلی) کہا جاتا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ مردار ہے۔ پھر خود ہی فرمایا: نہیں۔ بلکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہم خدا کی راہ میں (گھروں سے نکلے) ہیں اور تم اضطراری حالت میں ہو اس لیے (اسے) کھا لو۔ ہم نے ایک مہینہ اس پر گذارہ کیا اور ہم تین سو آدمی تھے۔ حتیٰ کہ ہم موٹے ہو گئے مجھے یاد ہے کہ ہم اس کی آنکھ

Marfat.com

کے گڑھے سے مٹکوں کے ساتھ چربی نکالتے۔ اور ہم اس سے ٹکڑے نکالتے جو بیل جتنے بڑے ہوتے یا بیل کی مثل بڑے ہوتے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو پکڑا اور انہیں اس کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھا دیا۔ اس کی ایک پسلی کو کھڑا کیا پھر ایک بڑے اونٹ پر کجاوہ کسا اور وہ (اونٹ) اس (پسلی) کے نیچے سے گذر گیا۔ اور ہم نے اس کے خشک گوشت کے ٹکڑے بطور زادِ راہ ساتھ رکھ لیے جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پیدا فرمایا۔ کیا تمہارے پاس اس گوشت میں سے کچھ ہے؟ ہمیں بھی کھلاؤ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس کا گوشت بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تناول فرمایا۔ (مسلم شریف)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جنگ خندق کے موقعہ پر ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت چٹان سامنے آ گئی۔ صحابہ کرام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی خندق میں ایک سخت چٹان سامنے آ گئی ہے۔ فرمایا: میں اتر کر آتا ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیٹ مبارک پر پتھر بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے بھی تین دن سے کچھ نہ چکھا (کھایا) تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کدال لی اور ضرب لگائی تو وہ چٹان اس طرح ہو گئی جیسے مٹی کا ڈھیر ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے گھر جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا ہے کہ صبر نہیں کر سکتا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس جو اور ایک بکری ہے۔ میں نے بکری کو ذبح کیا جو کو پیسا حتیٰ کہ ہم نے گوشت ہنڈیا میں ڈال دیا۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت آٹا نرم ہو کر روٹی پکنے کے قابل ہو گیا تھا اور ہنڈیا چولہے پر پڑی پکنے کے قریب تھی۔ (میں نے عرض کی) یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تھوڑا سا کھانا ہے آپ تشریف لے چلیں اور ایک یا دو آدمیوں کو ہمراہ لے چلیں: فرمایا: کھانا کتنا ہے؟ میں نے بتایا تو آپ نے فرمایا: کھانا بہت

Marfat.com

ہے اور عمدہ ہے اپنی بیوی سے کہو کہ میرے آنے سے پہلے نہ چولہے سے ہنڈیا اتارے اور نہ تنور سے روٹیاں نکالے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھو! تو مہاجرین و انصار اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں اپنی بیوی کے پاس گیا اور اس سے کہا تیرا بھلا جائے، حضور ﷺ، مہاجرین، انصار، اور جو لوگ ان کے ساتھ تھے آ گئے ہیں۔ کہنے لگی۔ کیا حضور ﷺ نے تم سے پوچھا تھا؟ میں نے کہا ہاں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اندر داخل ہو جاؤ اور بھیڑ نہ کرو حضور ﷺ نے روٹی توڑنا اور اس پر گوشت رکھنا شروع کیا جب آپ ہنڈیا یا تنور سے روٹی نکالتے اور گوشت نکالتے تو ان کو ڈھانپ دیتے اور کھانا صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو عطا فرما دیتے۔ اور پھر ڈھکنا اتارتے۔ آپ ﷺ اسی طرح روٹی توڑتے اور ہنڈیا سے گوشت نکالتے رہے حتیٰ کہ تمام صحابہ کرام سیر ہو گئے۔ اور کھانا بچ گیا تو آپ نے میری بیوی سے فرمایا: تم خود بھی کھاؤ اور لوگوں کو ہدیۃً دو کیونکہ لوگ بھوک میں مبتلا ہیں۔ (مسلم شریف)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ام سلیم سے فرمایا: میں نے حضور ﷺ کی کمزور آواز کو سنا ہے۔ مجھے اس سے آپ کی بھوک کا علم ہوا ہے۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ ام سلیم نے عرض کی: ہاں: پھر انہوں نے جو کی روٹی کے کچھ ٹکڑے نکالے۔ پھر اپنا دوپٹہ نکالا۔ اس کے بعض حصے میں روٹی کو لپیٹا اور اسے میرے کپڑوں کے نیچے چھپا دیا اور دوپٹے کا باقی حصہ میرے اوپر اوڑھا۔ اور پھر مجھے حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ میں وہ روٹی لے کر گیا تو دیکھا کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے پاس بہت سے آدمی بیٹھے ہیں۔ میں ان کے پاس کھڑا ہو گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کی ہاں: یا رسول اللہ! فرمایا: کیا کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کی ہاں، حضور ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا چلو وہ چل پڑے اور میں ان کے آگے آگے چل دیا حتیٰ کہ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا اور انہیں صورت حال سے آگاہ کیا۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا: اے ام سلیم! حضور ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لے آئے ہیں اور ہمارے پاس

Marfat.com

کچھ نہیں جو انہیں کھلائیں۔ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چل دیے حتیٰ کہ حضور ﷺ سے جا ملے حضور ﷺ ان کے ہمراہ تشریف لائے حتیٰ کہ گھر میں داخل ہوئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے لے آؤ۔ وہ وہیں روٹی لے آئیں حضور ﷺ کے حکم سے روٹی کو توڑا گیا پھر حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس پر گھی کا برتن نچوڑا۔ اور اسے سالن کے طور پر استعمال کیا پھر اس میں حضور ﷺ نے کچھ پڑھا جو کہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا کہ پڑھیں۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو اندر آنے کی اجازت دو۔ انہوں نے دس آدمیوں کو بلایا۔ انہوں نے کھانا کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے۔ پھر باہر نکل گئے۔ پھر فرمایا مزید دس آدمیوں کو بلاؤ۔ انہوں نے دس آدمیوں کو بلایا انہوں نے کھانا کھایا اور باہر چلے گئے۔ پھر فرمایا مزید دس آدمیوں کو بلاؤ حتیٰ کہ تمام جماعت نے کھانا کھایا اور سب سیر ہو گئے وہ جماعت ستر یا اسی آدمیوں پر مشتمل تھی۔ (بخاری و مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ دس دس آدمی کھانا کھاتے رہے حتیٰ کہ اسی آدمیوں نے کھانا کھایا پھر اس کے بعد حضور ﷺ اور اہل خانہ نے کھانا کھایا اور کھانا باقی بچ گیا۔ اور ایک روایت میں ہے جو کھانا بچ گیا وہ انہوں نے پڑوسیوں کو دیا۔

سبحان اللہ یہ آپ ﷺ کا معجزہ ہے کہ تھوڑا سا کھانا اتنے آدمیوں نے کھایا اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت میں بھی آپ ﷺ کا معجزہ تھا کہ چند آدمیوں کا کھانا ہزار سے زیادہ آدمیوں نے کھایا اور کھانا بچ بھی گیا۔

الحمد للہ یہ رسالہ "مذمتِ دنیا اور فضیلت فقر و زہد" ۶ ربیع الاول 1426ھ بمطابق 16 اپریل 2005ء بروز ہفتہ مکمل ہوا۔

احمد سعید نقشبندی بھوروی

مہتمم دار العلوم غوثیہ کمالویہ فتحیہ

موضع سرداری والہ ضلع ڈیرہ اسماعیل خان صوبہ سرحد

Marfat.com

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

کی شہرہ آفاق تفسیر کا جدید، سلیس، دلکش، دلآویز ترجمہ

ادارہ ضیاء المصنفین

بھیرہ شریف کی زیر نگرانی

دار العلوم محمدیہ غوثیہ کے علماء کی ایک نئی کاوش

تفسیر در منثور 6 جلد

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

جلد طبع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

Marfat.com

خوشخبری

مشہور و معروف محدث و مفسر حضرت امام حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ

کا عظیم شاہکار

تفسیر ابن کثیر 4 جلد

جس کا جدید اور مکمل اردو ترجمہ ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف نے اپنے نامور فضلاء

مولانا محمد اکرم الازہری، مولانا محمد سعید الازہری اور

مولانا محمد الطاف حسین الازہری سے اپنی نگرانی میں کروایا ہے۔

چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے۔ آج ہی طلب فرمائیں۔

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی۔ پاکستان

فون:۔ 7220479 -042-7221953 فیکس:۔ 042-7238010

042-7247350-7225085

021-2212011-2630411

Marfat.com

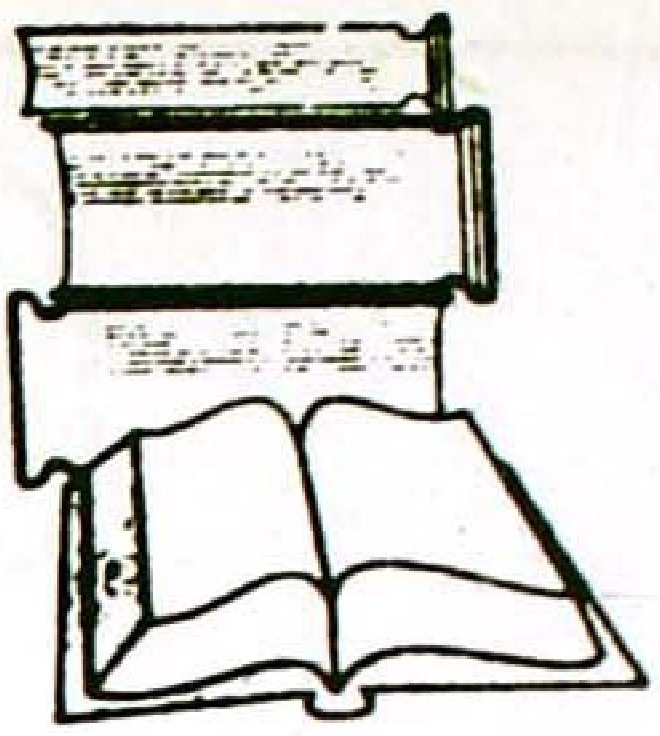

اهل علم کیلئے
عظیم علمی پیشکش

آیات احکام کی تفسیر و تشریح پر مشتمل عصر حاضر کے یگانہ روزگار اور معتبر عالم دین

حضرت علامہ سیّد سعادت علی قادری کے

قلم سے نکلا ہوا عظیم علمی شاہکار

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

۲ جلدیں

خصوصیات

- زندگی کے تمام شعبوں اور عصر حاضر کے جملہ مسائل کا حل
- متلاشیان علم کے لئے ایک بہترین علمی ذخیرہ
- مقررین و واعظین کیلئے بیش قیمت خزانہ
- ہر گھر کی ضرورت اور ہر فرد کیلئے یکساں مفید

آج هی طلب فرمائیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

خوشخبری

معروف محدث و مفسر حضرت علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کا عظیم شاہکار

تفسیر مظہری 10 جلد

جس کا جدید، عام فہم، سلیس اور مکمل اردو ترجمہ "ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف"

نے اپنے نامور فضلاء جناب الاستاذ مولانا ملک محمد بوستان صاحب

جناب الاستاذ سید محمد اقبال شاہ صاحب اور جناب الاستاذ محمد انور مگھالوی صاحب

سے اپنی نگرانی میں کروایا ہے۔ چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے۔ آج ہی طلب فرمائیں

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، کراچی۔ پاکستان

فون:۔ 7220479 -042-7221953 فیکس:۔ 042-7238010

042-7247350-7225085

021-2212011-2630411

Marfat.com

Marfat.com

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار تصانیف

تفسیر ضیاء القرآن (۵ جلد)
فہم قرآن کا بہترین ذریعہ
اہل دل کے لیے ایک نایاب تحفہ

ترجمۃ القرآن جمال القرآن
قرآن پاک کا انتہائی خوبصورت ترجمہ، جس کے ہر لفظ سے اعجازِ قرآن کا حُسن نظر آتا ہے

سیرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب ضیاء النبی (۷ جلد)
درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے معمور تصنیف

سنتِ خیر الانام
فتنہ انکارِ سنت پر تحقیقی اور تنقیدی کتاب

مقالات
مختلف علمی، روحانی اور معاشی موضوعات پر جامع مقالات کا مجموعہ

قصیدہ اطیب النغم
خوبصورت نعتیہ قصیدہ کی پُرسوز اور دلآویز شرح

مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات شریف
مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اور دیگر سلاسل کے معمولات اور اوراد و وظائف کا مجموعہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

فون:
- گنج بخش روڈ، لاہور 7221953-7220479 فیکس: 7238010
- ۹۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور 7225085-7247350
- ۱۴۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی 2630411-2212011 فیکس: 2210212

6318

1Z 50

Marfat.com